[illegible] 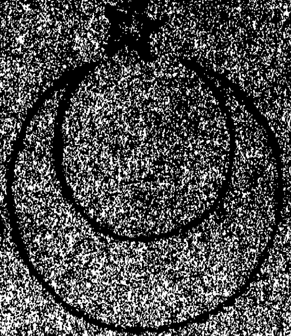 [illegible]

[illegible]

جس میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کی مختلف طبقون کی غیر مترقبہ قدردانی سے جو اس حقیر رسالہ پر
زون ترقی کے ساتہہ ہو رہی ہے رسالہ حسن کو ایندہ کی بڑی
ون کے ساتہہ اپنے آپ کو مبارکباد دینے اور قومی شکریہ ادا
لے کا جائز موقع ہی۔ ملک کے نامور انشا پردازون نے اپنے خیالات فاخرہ
مرکز رسالہ کو بنایا۔ علم دوست حضرات قدردانی سے وسایل تفریح طبع اور
ذرایع حصول معلومات مختلفہ اسی ناچیز رسالہ کے صفحون مین کامیابی سے دستیاب ہونے
لگے۔ رسالہ حسن کو اپنے معزز خریدارون کی ہمثیل فہرست پر جائز طور سے جسقدر فخر
ہے وہ دوسرونکے لیے روا نہین۔ اس حجم اور ترتیب کا مختلف دلچسپ مضامین سے پر
تمام ہندوستان مین یہی ایک رسالہ ہی۔ ہمارے دعوے کے ثبوت مین ملک کے
پبلک اخبارات اور کثیر التعداد خانگی خطوط اہل مذاق کے ہین۔ بوجوہات بالا
عام علمی افادات کے سوا توسیع تجارت کیلیے یہ رسالہ ایک نہایت ضروری اور مفید
ذریعہ ہی۔ تاجرونکے اشتہارات وسعت اور رعایت کے ساتہہ درج رسالہ ہو سکتے
ہین۔ نرخ کا تصفیہ درخواست بھیجکر ممکن ہی۔ قیمت رسالہ مبلغ بارہ روپیے
اور کم آمدنی والون سے نو روپیے سال۔

ہندوستان مین کس قسم کے انشاپردازون اور کس قسم کی انشاپردازی سے شائستگی اور آسودگی پہیلسکتی ہے

کسی ملک کے علم ادب کی خوبیون اور نیکیون کا اندازہ اور تخمینہ نہین ہوسکتا جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ اہل ملک کی ذہانت۔ خیالات اور تصورات کو کس حد تک آزادی گورنمنٹ نے عطا کی ہے اور کہان تک انکو روک کر قید کر رکہا ہے یہان ہندوستان مین پہلے زمانہ مین آریا فرمانروا تھے۔ انہون نے تو آزادی کا قافیہ ایسا تنگ بند کر رکہا تہا کہ کوئی ا واقعات کی تاریخ بہی نہین لکہہ سکتا۔

بعد ازان مسلمان حکمران ہوے۔ گورن کے یہان کوئی سخت قید نہ تہی مگر کوئی شخص آزادانہ راے مہمات ملکی اور تہذیب اخلاق مین نہین ظاہر کرسکتا تہا۔ ان دونون سلطنتون کے اندر انسانون کی تہذیب اور شائستگی اور اخلاق مین وہی مضامین لکہے جاسکتے تہے کہ جنکی اجازت و رخصت بادشاہ دیتا تہا۔ اسیلیے ان دونون کے علم ادب مین عالم خارجی کا اتنا بیان نہین پاتے جتنا کہ عالم خیالی کا۔ زیادہ تر اس مین تصورات مصنوعی اور خیالات اختراعی ہین۔ ادیب زیادہ تر خیالی

مضامین کے پیچھے پڑے رہے سوا سے چکنی چپڑی باتین بنانے اور جھو
بے اصل منصوبے باندھنے کے واقعات نفس الامری پر کم توجہ کی ۔

اب اس ملک مین انگریزی عملداری ہے ۔ آزادی کا دروازہ ہما
لیے کہلا ہے کہ جو چاہین سوچین اور جو چاہین کہین نکہین کوئی حلق کے
دربان نہین بٹھا کہ وہ گلا گھونٹ کر ہمارے خیالات کو باہر نہ نکلنے دے
فقط اتنی قید ہے کہ ہم اپنی ذہانت اور عقل و فہم و خیال کو اور ونکے نقص
اور مضرت پہونچانے مین کام مین نہ لائین ۔ بس یہی ہندوستان مین عملد
ایسی ہوئی ہے کہ ہم اپنے ملک کی شایستگی اور آراستگی اور آسودگی و بہبو
کے جو خیالات دل مین سوچین انکو آزادانہ اور بیباکانہ طور پر اشتہار
دیدین جس سے کہ عوام تک ان خیالات کا اثر پہونچا دین ۔ غرض اس تمہید سے
یہ ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی روک ٹوک ہماری انشاپردازی کے
واسطے نہین ہے اور انشاپردازونکے واسطے وہ قیدین نہین ہین کہ امورکلی دانائی
فقط گھربار کی خوشیون اور تمدن کی نعمتون کا ذکر اتنا ہی کرین، جتنا کہ مذہب
اجازت دے ۔ اس مین شک نہین کہ تصنیفات اس قید مذہبی کے
ساتھہ نہایت نفاست و بلاغت کے ساتھہ کی گئی ہین ۔ مگر وہ زمانہ
کی مصلحت کے موافق نہین اسلیے وہ کاربرآری اچھی طرح نہین کرتین
مذہبی کتابون کا شمار کرنا تو مشکل ہے انکے انبار کے انبار کتب خانون

موجود هین - مگر اصل کتابین اور مول پستکین جو هین وه هماری مادری زبان مین نهین - ان کے ترجمے اور تفاسیر و شروح جو هماری زبان مین هوتی هین تو وه ایسی نازک اور باریک محاورون مین هوتی هین که وه خواص کی سمجهه مین آتی هین عوام کی فهم ان تک نهین پهونچتی - ان کتابون کا بڑا احسان انسان پر هے که وه بڑی بڑی برائیون سے بچنے کی اور عمده اور اعلے درجے کی نیکیون کی هدایت اور تعلیم کرتی هین اور جهان سب کو جانا هے وهان کا حال خوب بیان کرتی هین اسیلیے انسان انکو خوب کان لگا سنتا هے کیونکه جهان آدمی کا جانا هوتا هے وهانکے حال سننے کا مشتاق بهت هوتا هے - مگر انسان کو اپنی ساری زندگی مین بڑی بڑی برائیون اور نیکیونکے کرنے کا تهوڑا هی اتفاق هوتا هے - وهان ان احکام کا اثر کچهه هوتا هے مگر روزمره کے چهوٹے چهوٹے بُرے بهلے کامون مین جو زمانه کی مصلحت کے موافق کیے جاتے هین انکے احکام کا اثر کچهه عوام پر نهین هوتا گو مهابهارت مین لکها هو که جو زبان خدا کا نام نه لے وه مینڈک هین جو برسات مین ٹراتے هین - جو هاتهه دان نه دے وه کاٹهه کا کڑچها هے جو کان نصیحت نه سنے وه سانپ و بچهو کا بل هے - جو پاؤن جاترا کو نه جائے وه درخت کا تنه هے - جو آدمی خدا کا خیال نه کرے وه گهوڑا گدها هے - یا زنده مرده هے - مگر مذهبی کتابون مین لکها هے که جهوٹ بولنے کی برا

کوئی پاپ نہین ۔ جو جھوٹ بولے گا اوسپر خدا کی لعنت ہو گی اور جہنم کے اسفل السافلین طبقے مین اور نرک کے پاتال مین پڑے گا۔ مگر ان احکام کا اثر جو ہمپر ہو رہا ہے وہ عیان ہے۔ کیا یہ احکام مذہبی ہمکو جھوٹ بولنے سے باز رکھہ سکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ اگر وہ رکھہ سکتے ہین تو ہماری بدنامی ساری دنیا مین جھوٹ کے سبب سے کیون ہوتی۔ کیون اس ملک مین جھوٹ اسقدر رواج پاتا کہ سچا آدمی ڈہونڈہنے سے ملتا ہے۔ حقیقت مین اس ملک مین جھوٹ اتنا بولا جاتا ہے کہ اس سے کچھہ نقصان نہین ہوتا اسلیے کہ جھوٹ سے نقصان تو جب ہو کہ کوئی اوسکو سچ جانے۔ پس اب انشاپرداز کا جو اخبارون یا رسالون کے ذریعے سے تہذیب ملکی چاہتا ہے یہ کام ہے کہ اپنے اہل ملک کی حالت پر غور کرے کہ زمانے نے کیون ہمکو اتنا جھوٹ بولنے پر مجبور کر رکھا ہے اور کیا اس سے نقصان ہوتا ہے اور اس مجبوری کی قیدون سے کیونکر آزاد ہوکر بے قیدی سے فائدہ اوٹھا سکتے ہین اور مذہبی کتابون کے احکام کیون ہمپر اثر نہین کرتے۔ انکی بے اثری کا سبب کیا ہے۔ پس یہ عاقل۔ دانشمند۔ فرزانہ۔ انشا پردازون کا کام ہے کہ وہ ایسے مضامین لکھین کہ ان احکام مذہبی مین جان پڑجانے اور انکا اثر ہونے لگے اور عوام کو اس برائی سے نجات ہو۔ غرض جو واعظ ممبرون پر جلوہ افروز ہوکر آدمیونکو نہین سمجھا سکتے وہ اپنی تحریر سے

سمجھا دے تو انشا پرداز ہے ورنہ پھر کیا ہے۔ سفید کاغذ کا منھ کالا کرنیوالا
بعد ان مذہبی کتابوں کے۔ اخلاق۔ حکمت۔ فلسفہ۔ تصوف۔ کی بہت سی
کتابین ہین (تصوف اعلے درجے کا ایک فلسفہ ہے) اور انکو بڑے زبردست
ارباب کمال۔ اور متبحر عالمون۔ اور فاضلون۔ نے لکھا ہے۔ اور دلایل
ساطع اور براہین قاطع ان مین مندرج ہین۔ اور بہت اچھی طرح بتلایا اور
سکھلایا ہے کہ انسان کے نفس کی تکمیل کیونکر ہوتی ہے اور کسطرح رذایل سے
خالی اور فضائل سے معمور ہوتا ہے۔ نفس امارہ کی آفات و مہلکات سے
نجات پاتا ہے۔ اور نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ کے پیدا کرنے کے طریقے
بتلائے ہین۔ قواے غضبی۔ ملکی۔ بہیمی۔ سبعی۔ کی مباحث خوب
لکھی ہین۔ امراض روحانی کی تشریح اور معالج عمدہ عمدہ تحریر کیے ہین اور
انکا اثر خواص پر ہوتا ہے۔ مگر یہ ایسے محاورات۔ و زبان مین مرقوم ہین
کہ وہ عوام کی سمجھہ مین نہین آتے۔ بعض مسایل وہ دقیق اور باریک ہین
کہ جو ان کے مصنف ہین وہ بھی دو چار ہی دفعہ عمر بھر مین انکو سمجھے ہونگے
اور اس دو چار دفعہ مین بھی جسطرح ایک دفعہ سمجھے ہونگے اسطرح دوسری
دفعہ نہ سمجھے ہونگے۔ گو مختلف اوقات مین وہ ان مسایل کو لکھتے تو ضرور
انکے معانی مین اختلاف بیان ہوتا۔ غرض یہ مسایل عالیہ و خیالیہ روزمرہ
زندگی کے کامون مین زمانہ کے موافق کام مین نہین آ سکتے۔ ان کے کلیات

آجکل کے معاملات کے جزئیات مین نہین استعمال ہو سکتے۔ بس آجکل مضامین نگارون کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ دیکھین کہ اس ملک کے قوا سے نفسانی اور شہوانی و بہیمی۔ کیا کیا عمل اس زمانے کی مجبوری سے کر رہے ہین اور وہ کیا کیا اپنا رنگ ڈھنگ دکھا رہے ہین۔ بس انکو سمجھکر مضامین عام فہم اور خاص پسند لکھین کہ وہ اہل ملک کو نفس کی شامتون سے بچائین اور اگر یہ نہین تو پھر کیا مضمون نگاری ہے۔

اب ان دو قسمون کی کتابونکے بعد قوانین و آئین ملکی کی کتابین ہین۔ وہ ہماری مادری زبان مین بہت تھوڑی ہین۔ قوانین ملکی جرایم عظیم کا انسداد کر سکتے ہین۔ اگر کوئی آدمی کسیکو قتل کر ڈالے تو قاتل کو رسی مین لٹکا دیتے ہین۔ مگر صبح سے شام تک جو ایک آدمی دوسرے آدمی کو رنج دیتا ہے اور زندگی تلخ کرتا ہے اور ناک مین دم کرتا ہے تو اسکا علاج قوانین ملکی سے کچھ نہین ہو سکتا۔ بس مضامین نگار کا کام یہ ہے کہ وہ ایسے مضامین سحر بیان لکھے کہ وہ ان برائیونکو دور کرین جنکا دور کرنا قوانین ملکی کے احاطہ اختیار سے باہر ہے۔ وہ ہماری روزمرہ کی گفتگو اور حرکات مین بتلائے کہ اگر ان راہون مین چلو گے تو ڈھیلے اور پتھر ایسے تمہارے پاؤن تلے آئین گے کہ ٹھوکرین کھا کھا کے زمین پر اوندھے منہ گرو گے ان راہون کا صاف کرنا۔ پتھرون اور ڈھیلون کا اوٹھا کر ایک طرف

بڑے بڑے حجم کی کتابون کا ہجوم ان مضامین کا دیکھتے ہین جو شاعرون نے ہماری تفریح طبع اور دل بہلانے کے لیے لکھے ہین - اس مین شک نہین کہ بعض شاعران سحر بیان نے قواء باطنی کے بیان کرنے مین اور ان کے اثر سے جو افعال خارج مین سرزد ہوتے ہین یا خیالات مین پیدا ہوتے ہین ان کی بولتی چالتی چلتی پہرتی تصویر بنانے مین اعجاز کیا ہے اور غیض و غضب کا بیان ہے تو وہ غضب کا ہے کہ کوئی بات چھوڑی نہین جو غضبناکون پر اثر نہ کرتی ہو - اگر انتقام کا بیان ہے تو ساری اسکی وحشیانہ حرکتونکو آئینہ بنا دیا ہے - مگر یہ سب شاعرانہ مضامین ان حالتون کی نسبت ہین جنہین وہ پرلے درجے کا اثر کرتے ہین - وہ روزمرہ کی زندگی کے کامون کے اندر کچہہ اپنا اثر نہین رکھتے - انسان کو جو چہوٹی چہوٹی باتون مین غصہ آتا ہے اور وہ مختلف امیر و جاہل و فاضل مین اپنا جدا جدا رنگ دکہاتا ہے اور پہر خوشامد کا اثر جو انپر ہوتا ہے ان کے علاجون کا ذکر ان مین کچہہ نہین ہوتا -

عشق و محبت کا جذبہ ہر انسان کے دل مین کچہہ نہ کچہہ ہوتا ہے وہ زمانے کی ساری حالتون مین اپنا ایک ہی اثر کرتا چلا آیا ہے مگر اسکے قاعدے اور دستور بھی زمانہ کے رسم و رواج و عادت کے موافق مقرر ہوے ہین - کچہہ قواء نفسانی و شہواتی نے انہین نہین مقرر کیا - اس

شاعر عشق کی تاثیرات بیان کرنے مین سحر بیانی کرتے ہین مگر اسکے ساتھہ
کی رسم و عادات وحالت کو جو اسپر اثر کرتی ہے وہ نہین بیان کرتے ۔
رشک وحسد کے مضامین کا بیان جو عشق مین ہوتا ہے خوب صفائی سے بیان
کرتے ہین مگر عشقبازی مین جو روزمرہ دلون کی چھوٹی چھوٹی باتین چٹکیان لیتی
ہین اور تیر چھوتی ہین ان کا بیان قلم انداز ہوتا ہے ۔ اب مضمون نگار کا فرض
یہ ہے کہ وہ پہلے اپنے روزگار مین دیکھے کہ روزمرہ کے کاروبار مین رشک
وحسد سے لوگ کسطرح رنجیدہ خاطر ہوتے ہین ۔ عشق کا تیر کیونکر کلیجون
ہوتا ہے ۔ ضعیف و قوی دلون پر اسکا اثر کیا ہوتا ہے ۔ کیسی کیسی سازشین
اور کارسازیان اپنے محبوب و مقصود کے حاصل کرنے کے لیے کرتے
ہین ۔ پھر ایسے مضامین لکھے کہ جنسے انکی برائیان اور بھلائیان پیدا ہون
سب سے زیادہ ارذل تصنیفات ہمارے ملک کے قصے ہین جو
بکثرت ہین گو وہ ہمارا دل بہلاتے ہین مگر اسکے ساتھہ ہی خرابیان پھیلاتے
ہین ۔ وہ بچونکو یہ خوب سکھاتے ہین کہ بدکاری کی محبت مین ساری ہماری
مسرت ہے اور برے کامون سے نفرت کرنے کی برابر کوئی مضرت اور
حماقت نہین ہے ۔ جن لوگون نے ناٹکون اور قصونکو یہ سمجھا ہے کہ وہ قوم کو
اصلاح اور فلاح کرتی ہین وہ بڑی غلطی مین پڑے ہوئے ہین ۔ تاریخ

خوب اچھی طرح شہادت دیتی ہے کہ تماشاگر۔ قصہ طراز کبھی مصلحان قوم مین سے ہوئے نہین۔ ان سب کی تاریخ اور احوال کو پڑھئے تو سوائے عیاشی اوباشی رندمشربی کے ان سے کوئی نتیجہ نہین پیدا ہوا اگر یہ ثمر ان تحریرونکے نہ ہون تو انکے باغ دبوستان سارے بنجر نظر آتے ہین۔ ظرافت و لطیفہ سنجی جو عصیان وگناہ مین ہی داخل نہین ہے وہ ہم مین ہنسی اور ٹھٹے کرنے کی عادت ڈلواتی ہے جس سے کوئی غم اور رنج ایسا تو نہین پیدا ہوتا جسکا خمیازہ عمر بھر بھگتنا پڑے مگر ضرور ان سے ہماری طبیعت گھنٹون مغموم اور درماندہ رہتی ہے۔ یہ جو قہقہے کی آوازین ان مین سننے کی آتی ہین وہ حقیقت مین ایک مرض ہے کہ جس سے منہ کھل جاتا ہے اور دانت نکل آتے ہین اور قاہ قاہ کی آواز نکلنے لگتی ہے۔ وہ کوئی مسرت وانبساط نہین ہے کہ جس سے ہنسی آتی ہے۔ تھیٹر و تماشاگاہ کبھی مدرسہ و خانقاہ نہین بن سکتے کہ جنسے تعلیم وہدایت کی توقع کیجائے۔ ان مین وہ باتین بیان ہوتی ہین جو انسان پر روزمرہ گذرتی ہین کوئی ایجاد واختراع نہین ہوتا۔ ان مین اوضاع انسانی اور اطوار مشتبہ کی تصویر اتاری جاتی ہے کوئی انکی اصلاح نہین کیجاتی ہے۔

کچھ تعجب نہین ہے کہ وہ ہمارے اخلاق کو بد سے بدتر کر دین۔

اس تمام اوپر کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ نہ ہماری مذہبی کتابین نہ ہماری اخلاقی و فلاسفہ حکمت و تصوف کی کتابین نہ ہماری نظم و نثر کی کتابین اسبات کے لیے کافی ہین کہ وہ ہمارے دکھہ رنج تکالیف کو جو زمانہ کے موافق ہمارے روزمرہ کے چہوٹے چہوٹے کامون مین پیش آتی ہین دور کر سکین۔

زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے وہ ہر چیز کو مٹاتا رہتا ہے۔ ایک سی باتکو وہ ہمیشہ قایم نہین رکھتا۔ بس انشا پرداز اور مضمون نگار وہی ہمیشہ کام کے ہوتے ہین جنہون نے زمانے کی چال ڈہال دیکہکر اوسکے موافق انسانون کی روزمرہ کی زندگی کے چہوٹے چہوٹے کامونکو سنوارا ہے۔ جنسے انسان کی تکلیف کم اور راحت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کوئی ہماری تحریر سے یہ سمجھے کہ ہم احکام مذہبی کو بالاے طاق رکھتے ہین تو اوسکی غلط فہمی ہے بلکہ ہم لو اپنا فرض سمجھتے ہین کہ مذہب کی اصلی احکام کو جو درحقیقت عبادات و اعتقادات سے متعلق ہوتے ہین سب کامون پر مقدم جانین۔

غرض اس ملک کی اصلاح و فلاح ایسے مضمون نگارون اور انشا پردازون کی جماعت پر موقوف ہے کہ انکے کلام مین فصاحت بلاغت ہو اور انکی زبان مین تاثیر ہو۔ انکا مذاق سخن صحیح اصول پر مبنی

اور بالطف و مزہ ہو۔ گو انکے مخالف بہی ایک گروہ ایسا ہو کہ وہ اپنی نکتہ چینی اور عیب بینی و غلط نمائی ایسے شد و مد کے ساتھہ کرتا ہو کہ وہ اِن لوگون کے دلون سے بہلانا اور انکے نام کو مٹانا چاہتا ہو۔ دنیا مین دیکھتے ہین کہ کامونکو رونق مخالفت سے بہت ہو جاتی ہے۔

انسان کے مذاق سخن مین خواہ کیسے ہی انقلاب واقع ہون مگر جو مجموعۂ سخن کہ فصاحت بلاغت ملاحت اور حلاوت رکھتا ہے وہ ہمیشہ سخنور کا یادگار روزگار رہتا ہے۔ جو عارف سخن کامل اوستاد گذرا ہے زمانہ جب اسکا نام لیگا تعظیم و تکریم سے۔ کوئی اسکے نام کو صفحۂ دہر سے مٹا نہین سکتا۔ گو اسکے سیکڑون متقدمین کے کلام اور نام زمانہ کی لوح خاطر سے دُہل جائین۔ مگر اس اصل امام کا نام نقش کالحجر رہتا ہے۔

جب اِس ملک مین ایسے انشا پردازونکی جماعت پیدا ہوگی کہ وہ اپنے زمانہ کی حالت کے سمجھنے کی لیاقت رکھتی ہوگی اور یہ جانتی ہوگی کہ ہمارے زمانے مین کیا ہو رہا ہے اور اہل زمانہ پر کیا گذر رہا ہے اور انسان کی زندگی کے روزمرہ کے حالات پر پورا علم رکھتی ہوگی۔ جذبات انسانی کی وحشت سے واقف ہوگی۔ شایستہ قومون کی بہی تمام ناشایستگیون سے خوب ماہر ہوگی۔ وہ یہ خوب سمجھتی ہوگی کہ کہان بولنا چاہیے اور کہان چپ رہنا چاہیے کسطرح کسی چیز کو قبول کرنا چاہیے کسطرح انکار کرنا۔ علم و سخن سنجی مین یہ قدرت

اور ملکہ رکھتی ہوگی کہ وہ تمام فلسفہ وحکمت ومذہب کی کتابون اور کتب خانون سے علم کو نکالکر عوام کے جلسون اور سوسائیٹیون اور کلبون کے سامنے رکھدے اور ایسے مختصر مضمون لکھنا جانتی ہوگی کہ جنکو اہل بیکار اور قلیل الفرصت بآسانی بھی پڑھ لین اور سمجھہ لین کہ کیا لکھا ہے اور ان مضامین مین حکیمانہ وفاضلانہ عالمانہ دقیق محاورون اور طرز بیان کو چھوڑیگی اور ہر بات کو اول سمجھیگی کہ میرے اہل ملک کا اختلاط جو غیر قومون کے ساتھہ ہو رہا ہے وہ کیونکر اونکی صحبت سے ساری عمدہ باتین سیکھے اسکو بالکل شرم وحیا باپ دادا کی ایسی حماقتون کے بتلانے مین نہ ہوگی کہ انہون نے دانشمندون کے ہتھیارون اور لباسون اور اوضاع واطوار کو ناپسند کیا تھا اسلیے وہ انکی اولاد کے حق مین بھی مضر ہین - ہمارے لیے وہ ہتھیار - لباس - اوضاع واطوار مفید وبکار آمد ہین جنسے کہ وہ بیزار تھے - انہین بزرگون کی حماقت سے بہت سی جھوٹی بنیادین اور بے حیائی کی باتین خواص وعوام مین داخل ہوگئی ہین - انکو صحیح باتون پر علم نہ تھا - انکی اس لاعلمی نے اولاد کو یہ مجبراً فقرہ تو کہنا ما کہ نہ دولت ہی نہ عزت ہی نہ حکومت ہے - بلکہ سراسر ذلت ہی - جب یہ سب باتین جمع ہونگی تو وہ ایسی حکیم بنیگی کہ جن امراض کے لیے تعلیم کا طبیب بھی دوا نہین تجویز کر سکا - وہ اسکا علاج کردیگی - اس جماعت کو ان باتون کیطرف توجہ کرنی پڑیگی - تجارت کو دیکھیے کہ ملک پر وہ کیا اثر کر رہی ہے - کس کس

قسم کی نئی خصلت کے آدمی وہ بناتی ہے۔ آزادانہ تجارت کے طریقے روزمرہ بڑھتے جاتے ہین یا نہین۔ زمانے مین مجالس و محافل و صحبتون اور جلسونکے کیا رنگ ڈھنگ ہین۔ ان مین آزادانہ رایون کا باہم مبادلہ ہوتا ہے یا نہین۔ عورت۔ مردون مین اختلاط کی کیا صورت ہے۔ شادی و غمی کے رسوم مین کیا کیا برائیان بھلائیان ہین۔ حصول دولت کے کیا کیا طریقے ہین۔ ورثہ ترکہ کی نالش کرنے کے واسطے دھرم شاستر۔ اور شرع و فرائض کی تلاش مین کتنے آدمی پھر رہے ہین۔ آدمیون کے خصایل کے کیا طور ہین کتنے عقل کی پابندی سے کام کرتے ہین اور کتنے اپنی خواہشہاے نفسانی پر مرتے ہین۔ قواے غضبی اور نفسانی کے سبب سے کیا کیا حرکات لوگ کرتے ہین۔ غصہ آدمیون سے کیا کیا حرکات کراتا ہے۔ جنکی نوبت گناہ تک پہونچتی ہے۔ ادھر غصے کی کیفیت کو دیکھیے کہ وہ لوگون کے دلون مین کیسے کیسے انتقام کے جوش پیدا کر رہا ہے۔ ادھر محبت و مودت کے اثرون کو دیکھیے کہ وہ کیسے کیسے دوستی کے جوش طبایع مین پیدا کرلی ہین۔ آدمی کیونکر دوستی کا انتخاب بغیر غلطی کے کرسکتے ہین۔ دوستی کے انواع کیا ہین۔ ظاہری اور باطنی دوستی کی تمیز کیونکر ہوتی ہے۔ دوستون کی باتون سے

کیا کیا اذیتین اور مضرتین پہونچتی ہین - بدکارون - کاہلون - عیاشون - اور اوباشون کا یارانہ کیا نتیجہ دیتا ہے - اور نیکون کی صحبت کا ثمرہ کیا ہوتا ہے دوستون مین باہم مایوسی کیونکر پیدا ہوتی ہے - قصونکے اثرونکو دیکھے کروہ کیسے طبیعتون پر ہوتے ہین - کتنے دیر یہ اثر ٹھہرتے اور کیونکر مٹ جاتے ہین - لباس کے طرز مذاق پر غور کرے - مکانون کی آرایش اور لباس کی زیبایش کو دیکھے کہ لوگون کے دلون پر کیا تاثیر کر رہی ہے -

شاید کیا بلکہ ضرور لوگ کہین گے کہ مین یہ کیا بک رہا ہون - جن باتونکو کہتا ہون ان مین سے کوئی علم اخلاق کے لکھنے والون نے چھوڑی نہین اور سب اخلاق کے جزئیات و کلیات بیان کر دے ہین مین بھی کہونگا کہ ہان انھون نے یہ ضرور علے العموم بیان کیا ہے کہ - غرور - حسد - انتقام - وغیرہ ایسی برائیان ہین کہ جنکو خدائے تعالے ناپسند کرتا ہے جنکو جہنم کی آگ مین جلنا ہو وہ انکو اختیار کرے - مگر یہ بیان ہمارے زمانے کے موافق ایسا عام فہم نہین کہ وہ ہماری زندگی کے روزمرّہ کے چھوٹے چھوٹے کامون مین جو بکثرت ہمکو زندگی بسر کرنے پڑتے ہین کام آئین - سوائے اسکے جن کتابون مین ان کا بیان ہے نہ وہ ہماری زبان مین ہین نہ ہمارے ہاتھ لگ سکتی ہین نہ انکے مضامین عوام کے دماغ مین سما سکتے ہین -

علم اخلاق اور مذہب کی کتابون کے مصنفون مین اور حال کے

مضمون نگارون مین بڑا فرق یہ ہونا چاہیئے کہ یہ زمانہ کے موافق سب باتونکو اسطرح لکھین کہ ایک ناسمجھ کی بھی سمجھ مین آجائین۔ حسد و رشک کا فرق۔ غرور و عالی حوصلگی مین تمیز۔ انتقام و عدالت کا تفاوت وغیرہ روزمرہ کے کامون مین بتلانا ان مضمون نگارون کا کام ہے۔ وہ اپنے زمانے مین بتلائین کہ فلان فلان نے یہ کام اس سبب سے کئے تھے اسلیے ان کے نتیجے یہ ہوئے۔ مثلاً ہمارے ملک کے اخبار ایسے ہین یا کہ انکے اڈیٹر ایسی ایسی لیاقت کے مضمون نگار ہین۔ ان مین سے جنھون نے شیوۂ بد اختیار کیا ان کو عدالت فوجداری سے ایسی ایسی سزائین ملین کیا تعجب ہے کہ اگر ایسے طریقے کو وہ جاری رکھین گے تو سزا یافتہ اڈیٹرون کی تعداد بے سزا یافتون سے تھوڑے دنون مین زیادہ ہو جائے غرض وہ انسان کی اصل زندگی کا حال من و عن لکھین گے۔ اور جس طرح ان کے زمانے مین قوائے غضبی۔ بہیمی۔ وسبعی۔ اپنے جلوے دکھا رہی ہین۔ اسکی ہو بہو تصویر بنا دینگے۔ وہ سارے امراض روحانی کی تشخیص کر کے اسکے ساتھ درمان بھی بتلائین گے۔ مثلاً وہ لکھین گے کہ انتقام کی وجہ سے دونون جوانمردی اور نامردی کے کام آدمی سے صادر ہوتے ہین

اور یہ جوانمردی اور نامردی انکے دو وصف ہین کہ انہون نے انسان کو
دو متضاد قسمون مین تقسیم کر دیا ہے اور یہ دونون ہمسایہ ہین ایسی ملی
جلی رہتی ہین کہ انکے اندر امتیاز کرنے مین اشتباہ پیدا ہوتا ہے - سچی
شجاعت - انسان کو جھوٹی چمک دمک خوشامد چاپلوسی سے دور رکھتی ہے
اور دل مین وہ جرأت اور ہمت پیدا کرتی ہے کہ زمانے کے رسم ورواج سے
مقابلہ کرنے سے وہ نہین ڈرتی ہے - گو رسم ورواج زمانہ کا فرمانروا ہے
مگر جیتے مقابلہ کرنا بڑے دلیری کا کام ہے - اور بہت ہی مشکل ہے کہ ایسی
متحیالی ہو - مضمون نگار کو بڑی توجہ اسی پر چاہئے کہ وہ زمانہ کی مضر رسم و
رواج کے مقابلے مین خم ٹھوک کر کھڑا ہو جائے - اور اسی کام مین نامور و
مشہور ہونا چاہئے - اگر وہ یہ کام نہ کر سکین گے تو وہ اپنی جھوٹی عزت
کے خیالات سے اپنے تئین ڈبو دین گے - پھر کس منہ سے عوام کی تہذیب
پر طعنہ زنی - اپنی بد اعمالی کی معذرت یا حمایت کرینگے

امورات خانگی کے اوضاع و اطوار مین آمد و خرچ بڑے مد کا مضمون ہے
اسپر بہت غور کرنا چاہئے کہ کونسے خرچ ایسے ہین کہ جنکے کرنے پر ہم کو زمانہ
کے رسم ورواج کی پابندی نے مجبور کر رکھا ہے - لباس کی زیبائش
مکانات کی آرایش - اسباب کی نمایش - دسترخوان کی الوان نعمت
ان سب باتونکو سوچنا چاہئے - سب آدمیون کو دیکھنا چاہئے کہ اس مین

اکو ایسے ہین کہ وہ درجے اور رتبے کا خیال بہت رکھتے ہین۔ بعض کو یہان تک اپنی وجاہت ظاہری کا خیال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اور اپنے سے کم درجے کے لوگونکے درمیان کوئی چیز مشترک ہی نہین رکھتے۔ بعض اپنی شرافت نسب ونجابت ہی پر مرتے ہین۔ کوئی اپنی شان وشکوہ کے دکھانے مین جان دیتا ہے۔ کسیکو یہی شوق ہے کہ اسکے چھوٹے چھوٹے کامون کی شہرت ہوتی رہی تو لطف زندگی ہی نہین تو موت ہے بعض آدمی پرانی باتونکو بہت عزیز رکھتے ہین اور ان کی طرفداری مین بڑا تعصب کرتے ہین۔ بعض رذیل ذلیل حالت کے آدمی تجارت کی بدولت دولت مند ہوتے ہین اور اپنا امیرانہ ٹھاٹھہ جاتے ہین اور ساری شان شریف امیرون کی اپنے مکان۔ پوشاک۔ اسباب وضع مین دکھاتے ہین۔ جس سے امیرونکے بدن مین پتنگے لگتے ہین اور انکو دیکھہ دیکھکر جلتے ہین۔ مگر یہ انکا جلنا ناحق ہے۔ اس تقلید مین اگر کوئی شیخی۔ نمود۔ بیہودگی۔ بیوقوفی نہین ہے تو اسکے کرنے مین کوئی گناہ نہین۔ مگر بعض ڈینگئے نمود کے شیخی کے مارے اپنے مقدور سے باہر سچے امیرون کی ریس کرکے اپنا ستیاناس ملا دیتے ہین۔ اور اپنی ہنسی اڑاتے ہین۔ قمار بازی اور بادہ خواری کی بھی خبر رکھنی چاہیئے کہ ان دو برائیون سے جیسی ملک مین بدکاری پہیلتی جاتی ہے ایسی

اور بڑے کامون سے نہین - تمسک لکھکر جوے کے قرضے کے . ویسے
کو ادا کرنا بعض آدمی اصلی قرضے کے ادا کرنے سے ادے افضل سمجھتے
ہین - اس قرض کے نہ ادا کرنے کو بڑا گناہ اور ترک فرض اپنے مذہب
ین جانتے ہین - ان دونون برائیون پر مذہب و قانون ملکی بے غرضی کا
فتوے دے رہا ہے - ان دونون برائیون کی مذمت گو ہمیشہ سے چلی آئی
ہے مگر اسکی حد مقرر کرنی نہایت ہی مشکل ہے - گو کوئی بداخلاقی و
ا خدا پرستی ایسی نہین ہے کہ ذلت اور سبلے وقت تباہی سر پہ نہ لاتی ہو
مگر جن لوگون نے اپنا دل سخت پتھر بنا لیا ہے وہ سب کام اصول اخلاق
سکے خلاف کرتے ہین - اور تمام شائستہ قومون کے قوانین اور اخلاق و حرکات
و عادات کو زشت و زبون ٹھہراتے ہین - غرور و بے حیائی نے ان کو پا
شہدا بنا دیا ہے - ان پر تو نہ دلایل عقلی و شرعی - نہ ذکاوت و فراست
اثر پذیر ہوتی ہین - وہ تو چکنے گھڑے ہین کوئی بوند ان پر ٹھہرتی نہین
مضامین نگارونکو چاہیے کہ ان کی تحقیر حتے الامکان کرین - اور یہ جان لین
کہ اس تحقیر کی تاثیر ان سنگ دل بے حیاؤن پر تو ہونے کی نہین - مگر
ہا ان پہ حقارت و ذلت دیکھکر اور بہت سے آدمی جو بدکاریون مین شامل
ہونے والے تھے وہ رک جائین گے ان سے بچ جائین گے - یہ حفظ

تاالقدم ہے۔

خلاصہ

اس تمام مضمون کا خلاصہ ان چند فقرون مین ہے کہ مذہب اور اخلاق کی کتابون مین جو کلیات لکھے ہین۔ انسان کے کامون کے جزئیات مین زمانہ کے موافق ہر زمانے مین کارگر نہین ہو سکتے۔ پس اخبارون اور رسالون اور کتابون مین جو انشاپردازی کیا کرین وہ تمام برائیون کو جو روزمرہ کے کامون کو بگاڑ رہے ہین اور ہمارے اوضاع و اطوار مین خرابیان کر رہے ہین اور طرح طرح کی تکلیف پہونچا رہی ہین وہ سب دور ہون اور وہ اسباب جمع کیے جائین کہ اپنے روزانہ کامون سے راحت و آرام وچین ملے۔ ان سب باتون مین مذہب مقدم سمجھا جائے۔ جزئیات کے بیان مین کہین کلیات مذہبی سے انحراف نہ ہو۔ مذہب کی برابر کسی چیز کا اثر انسان پر نہین ہوتا۔ چاہیے کہ ان جزئیات کی اعانت کلیات مذہبی کرین نہ مخالفت۔ اپنی تحریرون سے لوگون کو دنیا کے جزئیات کی برائیون سے نجات دلاؤ۔ اور مذہب کی کلیات سے محبت کی راہ دکھاؤ فقط

راقم

محمد [illegible]

یوروپ مین اشاعت اسلام

آجکل برادران دینی کی توجہ یوروپ مین اسلام کی اشاعت کی جانب بہت کچھ مائل ہو رہی ہے۔ اور بہت سے اخبارون اور مجلسون نے اس کار خیر کیجانب اپنی تمام توجہ مبذول کی ہے ایسے موقع پر ہم قدمے درمے سخنے غرضکہ جو کچھ ممکن ہو تائید کرنے کے لیے حاضر ہین۔ اگرچہ اس رسالہ اور اوسکے اڈیٹر کو مذہبی مباحثون سے کوئی سروکار نہین۔ اور نہ اپنے اصول معینہ کے خلاف کوئی کام کرنا پسند کرتے ہین۔ مگر سابقین مصلحین مذاہب (خواہ وہ کوئی ہون) کے بعض تاریخی حالات پیشکش ناظرین کرتے ہین اور نتیجہ اونہین کی رائے پر چھوڑتے ہین۔ اس مضمون سے واضح ہوگا کہ اسلام کے پہلے یورپ مین بت پرستی کے خلاف عقائد عیسویت مین کسقدر تکلیف ہوئی اور پھر اوس عیسویت کو رفتہ رفتہ جو پوپ پرستی تھی کیونکر زوال ہوا اور لوگون کی آنکھین روز بروز باوجود صدہا مصائب کے کیونکر کھلتی گئی مگر جس حد تک لوتھر اور اوسکے حواریون نے کارروائی کی وہ موجودہ اسلامی انگلستانی تحریک مین نقص سے خالی نہ تھی اور غالبًا اب وہ وقت قریب آگیا ہے کہ بقیہ نقائص بھی جلد دور ہو جائین اور تثلیت کی عوض سرزمین یوروپ توحید کے بارعب اور سچے اصول سے سرفراز ہو۔ اور جس امی لقب

یہ توحیدی چراغ گہری تاریکی مین جلایا اور ایک عالم کو منور کیا اوسکی تقلید کی توفیق ہو جو عین انصاف اور کانشنس کی ہدایت ہے۔

انجیل کی جرمنیون مین اشاعت

یہ کسیقدر حیرت سے معلوم ہوگا کہ آئرش قلمی انجیلین پہلے پہل آئرلنڈ مین نہین بلکہ سوٹزرلینڈ اور جرمنی مین- انجیل کے ابتدائی واعظ جرمنی مین آئرلنڈ کے باشندے تھے- چھٹوین اور ساتوین صدی عیسوی مین مجرد فقرا سے خانقاہ نشینان آئرلنڈ کو مذہبی وعظ کرنے کا شوق ہوا- یہ واعظ خیال کرتے تھے کہ گویا اہل جرمنی باواز بلند اونکی جانب پکار رہے ہین کہ (ہمکو مذہبی) روشنی پہونچاؤ- اور تاریکی سے نکالو- بعدہ ان واعظون نے ایک ٹوٹے ہوے کشتی پر جو چمڑے اور ٹہنیون سے بنی ہوئی تھی سوار ہوکر ڈانڈ مارتے ہوے یا خود ہوا سے بہتی ہوئی انگلنڈ پہونچی- وہ انگلنڈ سے کشتی پر سوار ہوکر دریاے رائن اور شیلڈ وغیرہ سے بہتے ہوے اوس مقام پہونچے جہان لوگ بالکل بت پرست تھے- اوسی مقام پر مستقل سکونت اختیار کرکے سرگرم تعلیم و تفہیم ہوے- سنہ ۵۹۰ء مین سنٹ کولمبن نامی ایک پادری

بادشاہ برگنڈی کے دربار مین حاضر ہوا۔ وہ آئرلینڈ سے انگرے لکزیول مین سکونت اختیار کی اور جب وہان سے بہی اخراج ہوا تو بابیو واقع شمال اٹلی مین قیام کیا اوسکے شاگرد سنٹ گال نے سوئٹزرلنڈ کے ایک جنگل مین بود و باش اختیار کی اوسنے کانسٹینس نامی تالاب واقع بریجنز پر وعظ کرنا شروع کیا اور جسقدر بت اوسکو ملے تالاب مین پہینک دے۔ ایک دوسرا آئرلنڈ کا باشندہ جزیرۂ سکنجن واقع دریاے رائن مین مقیم ہوا۔ ایک دوسرے نے ایک غار مین ٹہکانا اختیار کیا۔ اوسکے سوا ایک اور فنتن نامی تہا جسکو رہزن گرفتار کرکے بیلجیم لے گئے تہے وہ وہان سے بہاگ کر دریاے رائن سے ہوتا ہوا مقام نیمائگن مین پہونچا۔ جہان بت پرستون کو راہ خدا کی تعلیم دینے مین مشغول رہا۔ اسیطرح عموتین اور الٹن دو آئرش بہائی تہے جو دریاے میور پر پہنچے سگے۔ کلین، کالمین اور ٹاٹنین نے مقام اورزبرگ کو اپنا تعلیمی مرکز بنایا اور اسی مقام پر کلین شہید بہی ہوا۔ ایک شخص سمے ورجیدین اور آگے تک پہونچا اور فرسی نے فرانسیسی مین بمقام لیگنی جو پیرس سے کسیقدر فاصل مین ہے وعظ کرنا شروع کیا۔

پس اسطرح جیسے ملک جرمنی اور فرانس مین عیسوی مذہب کا

ہیوا سیکسن بت پرست تھے علے ہذالقیاس فریزی جو موجودہ ہالنڈ پر قابض ہین بت پرست تھے ۔

بعدہ سینٹ بونی فیس چند منتخب اور سرگرم آدمیونکو ہمراہ لیکر براہ تری پورٹس متھ سے جرمنی پہونچا۔ اوسنے دیکھا کہ جرمنی مین جسقدر عیسویت ہی وہ بہت اوسنے درجہ کی ہے۔ پس وہ رومیہ گیا تاکہ پوپ سے اختیار حاصل کرکے جرمنی گرجاؤن مین احکام جاری کرے اب اختیار مل جانے اور مقام مینٹز کے ارچ بشپ ہوجانے اور پوپ سے بونی فیس یعنے نیکوکار کے لقب پانے پر وہ جرمنی واپس آیا اور اپنے وطن انگلنڈ سے مددگار طلب کیے۔ چنانچہ بہت سے مرد و عورت پہونچے اون لوگون کو اسنے جا بجا حسب موقع اصلاح و تعلیم کیغرض سے مقرر کیا تھا۔ مقام گیسمار واقع ہسی مین ایک بڑا اور پرانا بلوط کا درخت تھا جو ڈونر دیوتا کے نام سے مشہور تھا اور بت پرست اس درخت کی زیارت کرتے تھے۔ یہان تک کہ وہانکے نو عیسائی بہی اس درخت کو مذہبی خوف سے دیکھتے تھے اور وہانکے باشندون مین اس درخت کی نسبت عجیب و غریب قصہ مشہور تھے اور اس درخت کی شاخون کی حرکت سے جو آواز پیدا ہوتی تھی اس کے سننے کے لیے لوگ جایا کرتے تھے ۔ ایک روز جبکہ تقریب جشن قومی مذکور اس درخت کے نیچے بڑا ازدہام تہا۔ بونی فیس واعظ بلا لحاظ مجمع آدہ مسلح آدمیون کے ایک تبر ہاتہ مین لیے ہوئے پہونچا اور ان بت پرستون کے

بڑے مجمع کی پروا نہ کرکے اس درخت کو تبر سے کاٹنا شروع کیا وہانکے لوگ یہ حال دیکھکر بڑے اضطراب اور وحشت مین بہاگنے لگے اور یہ خیال کرتے تھے کہ اس بے ادبی کی عوض عنقریب پادری پر بجلی گریگی اور اوسکو جلاکر خاک سیاہ کردے گی۔ جب تک درخت کٹکر نہین گرا بونی فیس باز نہین آیا جب وہ درخت کٹکر بڑے زور سے زمین پر گرا اوسوقت بت پرستون نے اپنے دیوتا کا ضعف دیکھا اور بلوط کے گرتے ہی بتون سے اونکا ایمان بھی پھر گیا۔

بونی فیس صرف وعظ ہی کا پابند نہین رہا۔ اوسنے دیکھا کہ تا وقتیکہ اہل جرمن کو تعلیم تہذیب نہ ہوگی اوسوقت تک وہ لوگ اچھے عیسائی نہ ہوسکینگے پس انہون نے مدرسے اور خانقاہین قایم کین منک (مجرد زاہد خانقاہ نشین) تعلیم دیتے تھے۔ یہ پادری نہ صرف کتاب پڑھاتے تھے بلکہ آبپاشی بھی کرتے درخت کاٹتے۔ زمین جوتتے۔ تخم ریزی کرتے۔ میوہ دار درخت لگاتے اور مختلف تجارت کرتے تھے۔ جو لوگ عیسائی ہوتے جاتے تھے وہ پادریون کے جھونپڑون مین آباد ہوتے جاتے اسطرح سے رفتہ رفتہ یہ نوآبادیان شہر کے برابر ہوگئین۔ جب بونی فیس بوڑھا ہوا تو اوسنے فر[illegible]

جماعت عظیم [illegible] اسلام کی جنھون نے دین برحق کے پھیلانے [illegible] کی [illegible]
خود [illegible] کیا ہے [illegible] سے [illegible] کا سلسلہ [illegible] جیسا کہ سابق مین [illegible]
[illegible] دین [illegible] ان مذہب [illegible] سے امید کی جاتی ہے کہ راہ [illegible]
بشوق تمام برداشت کرینگے اور اشاعت دین مین وہی تدابیر [illegible]

مین انجیل کی شادی کرنی چاہی جو بت پرست اوسپر حملہ آور ہوے اور [illegible] مین اوسکو قتل کر ڈالا ۔

مذہب رومن کیتھولک سے پروٹسٹنٹ مذہب کا پیدا ہونا

[illegible] کے شیوع سے تمام یورپ مین مذہب کیتھولک نہایت قوت سے جاری رہا اور اسی مذہب کے پیشوا جنکو پوپ کہتے ہین شاہانہ شان وشوکت سے مذہبی اور دنیوی حکومت کرتے رہے مگر سب سے پہلے جرمنی کے لوگ پوپونکے ظلم وستم سے تنگ آگئے تھے اور بادشاہ کی حکومت جو دنیوی حکومت سمجھی جاتی تھی بمقابل پوپونکے مٹی جا رہی تھی رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہنچی کہ دونون پوپ اور بادشاہ کی مشترک حکومتون سے اہل جرمن تنگ آگئے اور انواع اقسام کی ملکی اور تمدنی تکلیفین اور جان و مال کا نقصان اوٹھانے لگے اور ذلیل غلامانہ حالت اوٹھاتے تھے بالآخر جرمنیونکو معلوم ہوا کہ پوپ ہی مایہ فساد اور قومی اتحاد کا دشمن ہے اور پوپ پر اس الزام

ضمیمہ نوٹ صفحہ ۲۵ ۔ جبکہ ہمارے سابقین کامیاب ہو چکے ہیں تمام یورپ مین یہودیون کی شادی کرانیکے واسطے ایک [illegible] ہیں [illegible] مسلمان [illegible] [illegible] ہیں اور وہ ایک شہر مین اپنا قیام [illegible] تب [illegible] [illegible] سے [illegible] اور یہ فقرہ ورد زبان ورد دل رکھیں کہ السعی منی والاتمام من اللہ تعالی ۔

نے کا باعث یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ دعوے سلطنت نیپلس اور سسلی کرتا۔ یا اپنے تئین وارث تخت لمبارڈی اور روسینہ ظاہر کرتا تو پوپ کو نہایت وجہ سے بے چینی ہوتی۔ کیونکہ اونکے قلب ملک پر علاوہ اور دعویداری و فرمانروایان سلطنت کے بادشاہ جرمنی کی حکومت قایم ہونے کا اندیشہ ہوتا اسلیے پوپ بادشاہ کے اس واجبی ارادے سے ہر طرح مخالف و مزاحم ہوتے وہ یہ نہین چاہتے تھے کہ شہنشاہون کے محکوم ہوکر رہین بلکہ وہ اون کی پوری مخالفت پر تلے ہوئے تھے اور چونکہ جرمنی کی ریاستین ایک دوسرے سے متفرق آباد تہین جہان ہر ایک شہزادہ خودمختاری کا دم بہرتا اور خود بہت سے بشپ اور ابٹ (مذہبی سردار) مختلف صوبون کے حکمران تھے اس طرح ملکی دینی اور دنیوی حکومت کے مشترک ہونے سے عوام الناس سخت تکالیف مین مبتلا تھے۔ چارلس اعظم نے بعض آرچ بشپ اور بشپ کو جو اعلے درجے کے بارعب رہنماے مذہب تھے بعض مقامون کی حکومت اس غرض سے دے رکھی تھی کہ وہ بوقت ضرورت دوسرے چھوٹے چھوٹے باغی حکمرانون کے مقابلے مین بادشاہ کیطرف سے سینہ سپر ہوسکین مگر بجاے اسکے وہ لوگ بھی پوپ ہی کا دم بھرنے لگے چنانچہ بہت سے آرچ بشپ اور بشپ اور دوسرے متوسط درجے کے مذہبی رہنما جنکو بعض مقامات کی مستقل حکومت دیدیگئی تھی سب کے سب بادشاہ سے کوئی

واسطہ نہین رکھتے تھے بلکہ بالکل خودمختار تھے ان تھوڑی سی متابعت برائے نام ضرورتی ۔ ان طوائف الملوکی سے بادشاہت صرف بڑے لفظون مین باقی رہگئی تھی اور کچھہ نہ تھا ۔ اگرچہ اسوقت بھی برائے نام بادشاہ ریاستون کا الہیر تو تسلیم کیا جاتا تھا لیکن ماتحت ریاستین خودمختاری کا علم بلند کیے ہوئے تھین جس سے ناقابل برداشت حالت ہورہی تھی ۔ نہ انتظام تھا اور نہ قانون کی پابندی ۔ آخرکار اہل جرمنی اس ناقابل برداشت تکلیف سے نجات پانے کی تدبیر سوچنے لگے ۔ اور فوراً اس ملکی خرابی کو دور کرنیکا ارادہ مصمم کرلیا اور پوپ کی مخالفت اور مزاحمت کا آغاز کیا گیا ۔ ارچ بشپ بشپ اور ایباٹ (سرداران خانقاہ) جو پوپ کے طرفدار اور ہم آواز تھے اونکا یکبارگی خاتمہ کرنا چاہا ۔

اسوقت اتفاق سے پوپ کو روپیہ کی اشد ضرورت درپیش تھی اور پوپ کا قصد تھا کہ روم مین سنٹ پیٹر کا گرجا ایسا عظیم الشان تعمیر کرے جو دنیا بہر کے تمام گرجاون سے زیادہ باشان وشوکت ہو اور تمام عیسائی دنیا کا قبلہ تصور کیا جائے اور اسنے انڈلجنسی یعنی آمرزش نامہ فروخت کرکے

نوٹ ۔ پوپ نے روپیہ وصول کرنے کا یہ نیا اور کارآمد ڈہنگ اختیار کیا تھا حسب حیثیت لوگون سے روپیہ لیکر اون کے گناہ تمام عمر کے معاف کر دیا کرتے تھے اس معافی نامہ کو انڈلجنس کہتے تھے ۔

روپیہ جمع کرنے کی کارروائی شروع کی۔ اور اپنے مخصوص و معتبر آدمیون کو
اس قسیم کے امرزش نامے دیکر تمام عیسائی ملکون مین فروخت کے لیے روانہ
کیا۔ چنانچہ جرمنی مین بھی ایک پوپ کا سفیر ٹیٹزل نامی پہونچا جو کسی خانقاہ کا
ایک گوشہ نشین عابد تھا۔ اس شخص نے یہان بہت سے بخشش نامے فروخت
کیے اور انتہائے فروخت مین بے محابا اور بے تکلف لوگون کی جہالت
اور ضعف اعتقادی سے کام نکالا۔ مگر اس سفیر کے بے تکلف اور ناجائز
باتون سے واقفکار اور راست خیال لوگونکو سخت صدمہ پہونچا۔ اس موقع
پر اسباب کا جاننا ضرور ہے کہ کیتھولک مذہب کے موافق جب کوئی شخص
کسی فعل قبیح کا مرتکب ہو تو اسکے دو نتیجے ہوتے ہین۔ اول یہ کہ وہ خدا کی
نظرون مین گناہ گار ہوتا ہے۔ دوم شخص مرتکب کو کچھ نہ کچھ جسمانی تکلیف بھی
دنیا مین ہو جاتی ہے۔ مثلاً شراب پینے والا گناہگار بھی ہوتا ہے اور
جسمانی تکلیف یعنی درد سر وغیرہ مین بھی مبتلا ہوتا ہے۔ پس کیتھولک مذہب
کی یہ تعلیم تھی کہ تمام گناہونکے ساتھ اذیت بدنی وابستہ ہے۔ اور اگر
گناہگار کا گناہ معاف بھی کر دیا جائے تو تکلیف جسمانی ضرور قایم رہ
جاتی ہے وہ تکلیف حین حیات مین ہو یا بعد الموت۔ پوپ کی یہ رائے

مگر گناہ کی معافی تین طریقوں سے ہونا ممکن ہے۔ اوّل توبہ کرنا۔ دوسرا اقرار کرنا۔ تیسرا اصلاح کرنا۔ اگرچہ معصیت کی تلافی توبہ سے ہو سکتی ہے اور خدا گناہ معاف کر کے گنہگار کو اپنی مہربانی مین لے سکتا ہے مگر تب بھی وہ شخص سزا سے بالکل بری نہین ہو سکتا۔ پس پوپون کا دعوے تہا کہ وہ گنہگارون کی سزاؤن کو جو لابدی ہے خود معاف کر سکتے ہین اور یہ بخشش نامے اسی غرض سے نافذ ہوئے تھے۔ لیکن یہ بخشش نامے بشرائط چند عطا کئے جاتے ہین یعنی سچے دل سے توبہ کرنا۔ جسکی مکمل شرطین انہین کاغذ پر چہپی ہوئی رہتی ہین یا ہاتھ سے لکہی جاتی تہین غرضکہ پوپ کیطرف سے ایسے دعوے کے ساتھ بخشش نامے جاری کرنا حیرت انگیز امر تہا۔

وٹن برگ کے ایک درویش خانقاہ نشین نے جسکا نام مارٹن لوتھر تہا اوسنے آرچ بشپ مینز کو لکہا کہ بخشش نامے فروخت ہونے سے جاہلون مین سخت نقصان پیدا ہوگا بعدہ اوسنے ۹۵ دلیلین بخشش نامے کے خلاف لکہکر وٹن برگ کے گرجے کے دروازے پر اویزان کردین اور بیان کیا کہ یہ دلیلین برابر قایم رہین گی۔

یہ آغاز اوس بڑے جھگڑے کا تہا جسمین تمام مغربی عیسائی دنیا بہت جلد شامل ہوگئی یہین تک کچھ خاتمہ نہین ہوا۔ لوتھر نے ایک نئی تعلیم جاری کی جو اپنی اشاعت مین ایسی ہی تیز رفتار تہی جیسے وہ نامش

جز یہ وہ زمانہ تہا کہ عیسائی مذہب مین بہت بڑا انشقاق اور تفرقہ ہوا اور مذہب کیتہولک سے پراٹسٹنٹ پیدا ہوکر پہلا یہ زمانہ رفارمیشن کے نام سے مشہور ہے۔

کیتھولک مذہب کی یہ تعلیم تہی کہ کسی شخص کے قطعی گناہون سے اوسی وقت معافی ہوسکتی ہے جبکہ وہ سچے دل سے توبہ کرے ۔ (۲) اسیطرح اقرار اوراعتراف ہو (۳) اوراصلاح اور قبایح مرتکبہ کا معاوضہ کرنے ۔ انسان کی گناہون سے مخلصی باعث خوشنودی خالق ہے ۔ پس انسان تمام عمر خدا پر بہروسہ اور اوسکی مہربانی پر اعتماد کرکے مخلصی کی فکر نہایت جانفشانی سے کرتا رہے ۔ اور اصطباغ ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو انسان کو تکمیل تک پہونچاتا ہے ۔ اور یہ بہی چند شرطون پر محول ہے ۔ اور نجات بہی تاوقتیکہ انتہائی استقلال نہ ہو کسی شخص کے لیے قطعی نہین ۔ پس مارٹن لوتہر جو بڑا مضطرب الحال اور پر آرزو شخص تہا اور کبہی اوسکو ان باتون سے تسکین نہین ہوسکتی تہی تا وقتیکہ اوسکو معافی مخلصی ۔ اور نجات دوامی کا قطعی بہروسا نہ ہو جاتے ۔ اور چونکہ وہ اپنی برہم مزاجی سے خوب واقف تہا اسلیے اوسکو گنہگار ٹہرنے اور بہشت سے محروم رہنے کا بڑا اندیشہ تہا اسلیے وہ سخت مصیبت قلبی مین مبتلا تہا ۔ لیکن ایکبارگی اوسکے دلمین چند ایسے خیالات جدید جاگزین ہوئے جن سے اوسکے اضطراب و تشکیکات یکبارگی جاتی رہی ۔ وہ یہ بات سمجھ گیا کہ اگر کسی شخص کو بہروسا ہے کہ وہ

معاف کیا گیا ۔ مخلصی دیگئی ۔ اور نجات دوامی سے مالامال کیا گیا اوسکا یہ خیال بجائے خود قطعی ہے ۔ اور سنے اس اطمینان بخش خیال کا نام ایمان رکہنا ۔ یعنے کسی شخص کے اپنے اچہے برے افعال کی پوری جانچ کا نام ایمان ہے ۔ اوراسطرح غیر اطمینان نجات کو مستقل اور قطعی نجات از روے فیصلہ خود قرار دیا اور اوسنے جان لیا کہ اپنے ایمان کے زور سے مخلصی ہوتی ہے اسمین نہ کسی شرط کی ضرورت اور نہ محرومی کا کوئی موقع باقی رہا ۔ اس تعلیم کی بہت دور تک اشاعت اور بڑی خواہش سے مقبول عام ہوئی اس تعلیم کی رو سے اصطباغ اور مذہبی سردارونکی ضرورت باقی نہین رہتی کیونکہ مدد تو طالب امداد کو درکار ہوتی ہے نہ کہ مستحکم اور مستقل آدمی کو ۔ لہذا اگر اصطباغ اور سرداران مذہب کی ضرورت باقی نہ رہی تو بشپ بہی بیکار ہے آخرکار جرمنیون کی نظرون مین بشپ کا قیام فضول ٹہرا ۔ اور اسبات کا علے العموم بہت شک وشبہ کے ساتہہ چرچا ہوا کہ آیا جرمنی مین بشپ ضروری ہین یا نہین ۔ جہان وہ شاہانہ عیش وعشرت سے بسر اوقات کرتے اور مذہبی فرائض بجاآوری مین غفلت کرتے ۔ یا اس منصبی خدمت کو دوسرونکے سپرد کر دیتے ہین ۔ اگر ناظرین کو کبہی ملک واقع بالاے دریاے رائن مین اتفاق سفر ہوا ہو تو مینز کے عبادت خانہ کے سنگ رسیلی پتہرون کے ستونون پر شومنے آرچ بشپون کی یادگارین دکہلائی دینگے ۔ اونکی تصویرین اسطرح

بنی ہوئی ہین کہ زرہ بکتر تو لباس ہے - ایک ہاتھ مین تلوار ہے دوسرے
ہاتھ مین گلہ بانون کا ہک اونکے سرون پر مجتہدانہ ٹوپی ہے جسکے گرد تاج شاہی
ہے اونکے ان یادگار تصویرون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایچ بشپ کس
قسم کے ہوتے تھے فی الحقیقت وہ پورے دنیاوی امرا کی سی زندگی بسر
کرتے تھے - گھوڑون پر سوار ہوتے زرہ بکتر استعمال کرتے اور از روے
مذہب صرف مجتہدانہ ٹوپی دیتے - جرمنیون نے بشپون کی یہ کیفیت دیکھکر
اونکو ایک ڈھکوسلا سمجھا اور کہا کہ یہ لوگ اپنے گلہ کی گلہ بانی نہین کرتے
بلکہ بشپ کے پردے مین بادشاہی کرتے ہین اسوقت مذہبی تخالف بڑی
ترقی پر تہا - پوپ لیو دہم نے سنہ ۱۵۲۰ مین ایک بل یعنے فرمان نافذ کیا
جسکی رو سے لوتھر کو خارج از مذہب کیا اور کیتھولک مذہب سے بالکل جدا
کرکے ملحد قرار دیا - اور تمام عیسائی ملکون اور حکمرانون کو اوسکے مسایل
سے مطلع کیا اور تاکید کی کہ اوسکو گرفتار کرنا اور اوسکی تعلیم کا انسداد کرنا چاہیے

اوسی سال دسمبر کے مہینہ مین بوقت صبح لوتھر نے وٹنبرگ کے
جنوبی پہاٹک پر لکڑیون کا بہت ڈھیر کرکے پوپ کے اعلان کو علی الاعلان
نذر شعلہ کر دیا اوسنے یہ کارروائی جذامی ہسپتال کے قریب کی تہی جہان جذامیون
کے آلودہ اور ملوث چیتھڑے جلائے جاتے تھے ایسے موقع پر پوپ کے اعلان
جلانے کا مقصد یہ تہا کہ لوگون کو زیادہ تر نفرت اور حقارت پوپ کے اعلان

کی ہو دوسرے روز لوتھر نے گرجا کے ممبر پر چڑہکر بیان کیا۔ کہ جو اعلان کل جلایا گیا وہ بہت خفیف بات تہی بہتر ہوتا اگر خود پوپ جلا کر خاکستر کیا جاتا یا کل حکومت رومیہ (ماتحت پوپ) جلادی جاتی۔

اس تہلکہ کو موقوف کرنے کے لیے شہنشاہ چارلس پنجم نے مختلف ریاستون سے لوگونکو دعوت دیکر مقام ورمس مین جمع کیا۔ یہ عظیم الشان مجمع ۲۸ جنوری سنہ ۱۵۲۱ کو ہوا۔ لوتھر کو اوس مجمع مین طلب کیا۔ ریاستون کی جانب سے بڑی لمبی فہرستین شکایتون کی جو بمقابلہ پوپ تہین پیش ہوئین جنکی شنوائی اور تعمیل کی شہنشاہ سے استدعا تہی۔ لوتھر کا سفر ورمس بہت فتحمندانہ جلوس کے ساتہہ تہا جہان پہونچتا ایک جم غفیر گہیر لیتا اور بڑے زور سے نعرہ خوشی بلند ہوتا۔ جب ورمس پہونچا تو اوسکی سواری کے گرد بڑے نامی گرامی معززون کا جمگہٹا ہوگیا

جب وہ مجمع مین داخل ہوا تو اوسنے اپنی راے واپس لینے سے بالکل انکار کیا۔ شہنشاہ چارلس نے دیکہا کہ بہت سے روسا و شاہزادے خاصکر سیکسنی اور دیگر نامی روسا و والیان ملک لوتھر کے طرفدار ہین لہذا وہ مجبوراً لوتھر کے خلاف کوئی اعلان اوسوقت تک جاری نہ کرسکا جب تک کہ وہ مجمع سے اٹھکر چلا نہین گیا۔ چونکہ چارلس نے لوتھر سے پوری حفاظت کا وعدہ کرلیا تہا اسلیے اوسے جاپ شاہی گارڈ کی محافظت مین روانہ کردیا۔ جیون ہی لوتھر نے اوس

افسرونکو واپس کیا اوسکی حفاظت کو چند دوسرے روپوش سوار پہونچ گئے جو اوسکے
دوست اور سرپرست والی سیکسنی کے بھیجے ہوئے تھے ۔ ان محافظون نے لوتھر کو
وارٹبرگ قلعہ مین پہونچایا جہان ۹ مہینہ تک خفیہ بسر اوقات کی ۔

جب وہ یہان اسطرح چھپا ہوا تھا اوسکا ایک شاگرد باغی لوگونکو
ہمراہ لیکر وٹن برگ کے گرجے مین پہونچا جہان اِن باغیون نے قدیم صلیب
اور بتونکو پاش پاش کر دیا ۔ ایسی کاروائیان لوتھر کی خواہش اور پسندیدگی سے
بہی تجاوز تہین اسلیے وہ اپنی خفیہ گاہ کو چھوڑکر یکبارگی وٹن برگ پہونچا اور
ان بدانتظامیون کا خاتمہ کیا ۔

حسن

فوٹوگرافی

موجودہ زمانے مین اکثر احباب کی طبیعت کا رجحان فن تصویر کشی کے حاصل کرنیکی طرف پایا گیا لہذا راقم اپنے تجربات کو جو اسکے متعلق تھے ایک رسالہ کے پیرایہ مین تصنیف کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ اگر کہین غلطی رہجائے تو اوسکی اصلاح فرمائی جاوے

زمانہ سابق مین پلیٹ یعنی آئینہ تصویر کشی کے تازہ تیار Plate
کیے جاتے تھے اور اونکا ڈیولاپ یعنے ان تصاویر Develop
کے آئینہ پر مصالح ڈالکر نمودار کرنا اوسی وقت ضرور
سمجھا جاتا تھا اور اون کامونکی انجام دہی کے لیے
ایک چھوٹا خیمہ یا کوٹھڑی کا ہونا جسمین [illegible] روشنی بالکل
نمودار نہ ہوتی ہو ضرور تھا۔ مگر اب ڈرائی پلیٹ Dry Plate
یعنی مصالحہ کے خشک آئینہ ولایت سے ایسے تیار
ہو کر آتے ہین جنسے تصویر کا لینا بدرجہا آسان ہے
اوسکو نہ ڈیرے کی ضرورت ہے نہ تازہ پلیٹ بنانیکی
اسمین شک نہین کہ زمانہ سابق مین لوگ جو اسکا شوق

بہت کم کرتے تھے ۔ انکو اسمین ہزارہا دقتین پیدا ہوتی تھین ۔ اور جب سے کہ خشک پلیٹ آنے لگے ہزارہا شخصون نے اس فن کے حاصل کرنے کا شوق لگا دیتے اور انکو برابر کامیابی ہو رہی ہے ۔ اسمین تین ترکیبین ہین ۔ بعض صاحب تو تصویر لیکر اسکو ایک ایسے صندوق مین جسمین روشنی نجا سکے تصویر کو بند کرکے پیشہ ور تصویر کش پاس روانہ کرتے ہین ۔ اور بعض صاحب تو اس خشک آئینہ سے تصویر لیکر آئینہ پر دوا ڈالکر چھاپنے کے لیے پیشہ ور تصویر کش کے پاس روانہ کردیتے ہین او ۔ بعض شوقین حضرات ایسے ہین کہ کل تصویر کشی کا کام خود ہی انجام دیتے ہین ۔ لہذا مین اس فن کے رسالہ کو چند فصلون پر تقسیم کرتا ہون اور جن سامانکی تصویر کشی کے لئے ضرورت ہوتی ہے اوس کو آخر فصل مین تفصیل کے ساتھہ بیان کرون گا ۔

فصل اوّل

(آلہ عکس کا جمانا)

یہ دو قسم کے ہوتے ہین بعض آلے تو ایسے ہین
د صندوق مین بند رہتے ہین۔ اور بعض آلے
ود صندوق نما ہین۔ جو آلے کہ صندوق نما ہوتے
ہین اونکے جمانے مین کسیطرحکی وقت واقع نہین ہوتی
سیلئے صندوق کو اوٹھاکر تپائی یعنی سہ پایہ پر رکھدیا جا
ہے اور جو ملسوت کہ صندوق کے نیچے حرکت کیلئے
بنا رہتا ہے وہ پہیر دیتے ہین۔ اور جو آلہ کہ صندوق
کے اندر رکہا جاتا ہے اوسکے بازو کے ملبوت کو پکڑ
بڑا کرتے ہین اور پہر تپائی پر جاکر نیچے کا ملسوت
پہیرتے ہین۔ سوا ان دو کیا جون کے ایک
ال مین نیا کیمرا ایجاد ہوا ہے جسکا نام کوڈک کیمرا
ہے اور یہ بمبئی مین [illegible] کی دوکا

بدست ہوتا ہی - اس کیمرہ مین ساٹھہ پلیٹ جمی ہوے رہتے ہین - اور اس کیمرہ سے فوکس کے لینے مین کسی قسم کی محنت نہین ہوتی اور آسانی یہ ہے کہ کیمرا ایک چھوٹے سے پاو گز ½ گز کے صندوق مین بند رہتا ہے اور ایک گھنٹہ مین ۲۰ تصویرین اس کیمرہ سے آسانی کے ساتھہ کھچ سکتی ہین گو اسکا ڈیولپ وغیرہ کسیقدر مشکل ہی لیکن لالہ دین دیال وغیرہ فوٹوگرافر اس کام کو انجام دیسکتے ہین -

Develop

فصل دوم

(تصویرکشی کا مقام اور وقت)

تصویرکشی کے لیے مقام اچھا تجویز کرنا چاہیے جو لوگ کہ اسکا پیشہ کرتے ہین اور مشہور ہین وہ اس کام کے لیے اپنے مکان مین ایکمکرہ آئینہ کا بناتے ہین اور اسی مین نیلے رنگ اور سفید رنگ کے ململ کے پردے دھوپ کی آڑ کے لیے لگاتے ہین کیونکہ

ب تک روشنی سیدہی ہوتی تصویر کھچوانے والیکی
ہرے پر نہ پڑیگی اوسکا عکس برابر نہ اوترسکیگا
بعض کم متمول تصویر کش بانس کے ٹٹون کے مکانات
با کر نیلے پردے لگاتے ہین - اگر کسی مکان یا کسی
باڑ یا کسی دوسرے مقام کی تصویر لینی منظور ہو تو
یسی حالت مین تصویر لینی چاہئے کہ آفتاب نہ تو سامنے
و اور نہ پشت پر کھینچنے والے کے ہو بلکہ دائین یا بائین
رف ہو اگر کسی شخص کے مکان مین جاکر اوسکی تصویر
یعنے عکس کا لینا منظور ہو تو ہمیشہ آفتاب کا رخ چھوڑ دیا
جائے اور جس جانب مین کہ زیادہ سایہ ہو وہ جگہ
تصویر اوٹہانے کے لیے پسند کیجاوے مگر مصور کو
ضرور ہے کہ صبح کے وقت ۵ بجے سے ۱۰ تک اگر
تصویر لیجاے تو تصویر کھچوانے والیکی پشت مشرق
کی جانب اور منہ اوسکا مغرب پچھم کیطرف رکھے
بشرطیکہ مکان جسکے مقابل مین تصویر کھینچی جاوے
اسقدر بلند ہو کہ اوسکے سامنے آلہ رہ سکے آفتاب
کی شعاعین لینس کے منہ پر ہرگز ہرگز نہ پڑے

انسانی روشنی بچانے کے لیے ایک چھتری آلہ پر لگائے رہنا واجب ہے اور اگر شام میں ۴ بجے سے ۵ بجے ک تصویر کا لینا منظور ہو تو اوسکے خلاف یعنے پشت مغرب کیطرف اور منہ پورب کیجانب رکھو تصویر کشی کے وقت کے لیے اکثر مصور یہ بتلاتے ہیں کہ صبحکا وقت نہایت عمدہ ہے اور شام کیوقت اگر ایسی ہی ضرورت واقع ہو تو تصویر لیجائے اور اگر تمام روز ابر گھرا رہے اور وہ ابر سفید ہو تو ایسی الت میں ۱۲ بجے بھی تصویر لیجائے تو کوئی قباحت انع نہ ہوگی اور صبحکا وقت اسلئے بہتر سمجھا گیا ہے ہ اسوقت خنکی اور روشنی بھی تیز رہتی ہے بعض صویرکش شب کے وقت برقی روشنی میں بھی تصویر لیتے ہیں۔

فصل سوم

(فوکس یعنے عکس کا قایم کرنا)

یہ ایک مشکل بات ہے تصویر کی عمدگی کا دار و مدار

فوکس پر کہا گیا ہے۔ اگر فوکس خراب قائم کیا جائے Focus.
نہ تصویر اچھی اوٹھتی ہے اور نہ اسکو مصور کسی مصالح
سے درست کرسکتا ہے۔ اس کام کو نہایت ہوشیاری
اور احتیاط سے کرنا چاہئے اور اسمیں کسیقدر جلدی
ہونی چاہئے حسب فصل اوّل اولاً تپائی پر کیمرا یعنی Camera
آلہ تصویر کشی کا جانا چاہئے جسکی تصویر لینی منظور ہو لینس
کا منہ اوسکی جانب کرنا چاہئے۔ سیاہ کپڑا جو علیحدہ
رہتا ہے اپنے سر اور کیمرا پر ڈالکر لینس کا منہ جو
ایک ٹوپی سے بند رہتا ہے کہولدینا چاہئے۔ اب
فوکس اسکرین یعنے اوندہا شیشہ جو کیمرا کی پشت Focus Screen
پر لگا ہوا ہے دیکھنا چاہئے اسپر شبیہ اوٹھی
دکہائی دیگی اور ایک پیچ کے آگے پیچھے کہمانے سے
تصویر اوس آئینہ پر نمودار ہوگی جب شبیہ بالکل
صاف دکہائی دینے لگے گی لینس کا منہ بند کردیا Lens
جائے۔ اور نیچے کا پیچ مضبوطی کے لیے لگا دیا
جائے۔

فصل چہارم

(تصویر کا لینا)

تصویر لینے کے واسطے آئینہ کا ڈارک سلائید مین Dark slide رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اسکے رکھنے کے دو طریقہ ہین۔ ایک طریقہ تو وہ ہے کہ کالے کپڑے مین یا یہ کہ بے روشنی کے حجرے مین ڈارک سلائڈ مین آئینہ رکھا جاتا ہے اور دوسرا طریقہ وہ ہے کہ بکس کے اندر ڈارک سلائد مین آئینہ رکھا جاتا ہے۔ اس انتظام سے غرض یہ ہے کہ وہ جو ڈرائی پلیٹ یعنی Dry Plate خشک مصالحہ کے آئینہ ہین انکو ذرا اندر روشنی کسی قسم کی نہ لگنے پائے۔ اگر حجرے مین روشنی کرنی منظور ہو اسکام کے واسطے سرخ رنگ کے آئینہ کی لالٹین کے اندر لیمپ یا موم بتی کی روشنی درکار ہوگی ڈرائی پلیٹ کو سلائڈ مین رکھتے وقت اس امر کا لحاظ ضرور ہے کہ جسطرف مصالحہ

لگا ہوا ہے وہ نیچے رہے اور پشت جسکی چمک
زیادہ ہوتی ہے اوپر کی طرف رہے ڈارک سلائید
کو سیاہ کپڑے سے آئینہ لور کھنے کے بعد اوسمیں بیٹھ کر کیمرا — Camera
کے نزدیک لانا چاہیے اور جو فوکس لیا ہوا ہے
اوسکو مکرر دیکھ لینا چاہیے۔ فوکس اسکرین یعنے — Focus Screen
وندہے شیشہ کو کیمرا سے علیحدہ کرکے اوسکی
جگہ یہ ڈارک اسلائڈ جما دینا چاہیے اور سر یعنے
لینس پر ٹوپی لگا دینا چاہیے۔ بعد ازاں ڈر
کا سر یعنے دوسری طرف کا ڈھکن جو کہ اوپر کیطرف
یا بازو میں کھینچنے سے نکل آتا ہے کھینچنا چاہیے
Ready جسوقت کہ تصویر لینی منظور ہو لفظ تیار یا ریڈی
پکار دینا چاہیے تاکہ جسکی تصویر اوترتی ہے وہ
بے حس و حرکت بیٹھ جائے اور اپنی جگہ ہوشیار
Remo ہو جائے اسکے بعد لینس پرسی ٹوپی بہت آہستگی
سے ایک بازو کر لینا چاہیے۔ یہ امر تجربہ سے

دیکھا گیا ہے کہ جب عکس لیا جاتا ہے اوسمین وقت
کا مقرر کرنا ہر شخص تجربہ سے حاصل کرتا ہے چونکہ یہ امر
روشنی کی تیزی اور تیزاب کے شیشہ کی طاقت اور
لینس کی خوبی پر منحصر ہے۔ مگر تجربہ سے یہ دیکھا گیا ہے
کہ ایک سکنڈ سے دس سکنڈ مین تصویر اوٹھتی ہے۔
اگر عمدہ سامان اور عمدہ روشنی رہے تو ایک سکنڈ۔
مین تصویر اوٹھتی ہے اور اگر سامان کچھہ خراب رہا
یا روشنی خراب رہی تو دیر مین

فصل پنجم

(ظہور تصویر)۔

جب کہ ڈارک اسلائڈ بعد انفراغ تصویر کیمرہ سے
علیحدہ کیا جاوے تو سیاہ کپڑا لپیٹ کر ڈارک روم Dark Room
مین لیجانا چاہیے اور وہان بعد دروازہ بند
کر دینے الدیر دو چھوڑ دینے کے ڈارک سلائیڈ
سے باہر نکالکر جو تصویر کہ آئینہ پر اوسکو او لا

پانی میں ڈالنا چاہیے جبکہ اس کام کے لیے ایک صاف چینی کے برتن میں طیار رہتا ہے یہ عمل اول ہے ۔ اس موقع پر یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ آئینہ ولایت سے مختلف لوگوں مثل الفورڈ وغیرہ کے تیار کئے ہوئے آتے ہیں اور اسکے ڈیویلاپنگ کے نسخہ Developing بھی علحدہ ہیں اور ڈیویلاپنگ سولیشن بمبئی کے کمسٹون کے پاس ملتا ہے وہاں سے طلب کرکے استعمال کرنا چاہیے ورنہ مکان پر حسب ذیل سولیشن بار وزن کرکے بنانا چاہیے ۔

(نمبر اول)

استاک سولیوشن		Stock solution
پیروگیالک اسڈ	۱ ـ اونس	Pyrogallic acid
اموتیم برومائیڈ	۲۰۰ گرین	Ammonium Bromide
بقیہ آب بقدر	۲ ـ اونس	

جب یہ سلوشن تیار ہوجاتا ہے تو اسی وقت ۲۰ منم پیور نٹرک اسڈ ملانا چاہیے ۔ Pure Nitric acid

واضح ہو کہ یہ سولیوشن ایک عرصے تک کام دے سکتا ہے ۔

(نمبر دوم)

Strongest Liqu

عمدہ ترین لکر آمونیا جسکی قوت ۸۸۰. ہے کم ہو ۳ ڈرام Ammonia

آب یک پائنٹ Pint

اس سلوشن کو ایک تنگ منہ کی شیشی میں کارک سے بند کرکے رکھنا چاہیئے تو کچھ عرصے تک یہ سلوشن کام دیسکتا ہے

(نمبر سوم)

سلوشن نمبر (۱) اونس

آب ۱۹۔ اونس

یہ سلوشن چند گھنٹے تک کارآمد رہے گا۔

واضح ہو کہ فلم ڈیولپ کرنے کے لیے سلوشن نمبر ۲ و ۳ ہموزن لیا جائے۔ Develop

اگر آئینہ پر بطور تصویر کا اثر زیادہ ہو گیا ہو تو رکابی سے آئینہ فوراً نکال کر ایک یا دو دفعہ سلوشن نمبر ۳ اوپر ڈالو جب سلوشن آئینہ پر سے بہکر رکابی میں گرے وہیں گرنے دو اس عمل کے بعد جب آئینہ کو نکال لیں۔

مین رکھو تو نیلاہٹی کا اثر جاتا رہے گا۔

جب سلوشن ڈالنے سے تصویر ۳/۴ حصہ نمودار ہو جاے اوسوقت سلوشن نمبر ۲ - اگر ملا لو گے تو جلد نمودار ہوگی - پھٹکری کے پانی مین آئینہ کا ڈالنا فکسنگ کے اول و بعد ضرور ہے لیکن فکسنگ سلوشن مین کبھی پھٹکری یا دوسری چیز نہ ملائی جائے -

Fixing

اور عموماً تو بعد عمل اول سکے بعد عمل کیا جاتا ہے کہ شیشہ کو ایک چینی کی رکابی مین رکھکر تیزاب ذیل جو سابق سے بنا ہوا ہے ڈالنا چاہیے -

(نسخہ)

(۱) سٹرک اسڈ	۱/۲	ڈرام	Citric acid
پیروگیلک اسڈ	۳	ڈرام	Pyrogallic acid
آب مقطر	۱۲	اونس	

Pyro solution

نسخہ مندرجہ بالا کو پیرو سلوشن کہتے ہین اور یہ سب سے پہلے شیشہ پر بعد دھلانے کے ڈالا جاتا ہے

امونیم برومائید ۳ ڈرام Ammonium Bromide
لیکر امونیا ۳ ڈرام Liquor Ammonia
اب مقطر ۱۰-۱۲ اونس

یہ نسخہ دوم ہے جسکو امونیا سلوشن کہتے ہیں یہ نمبر دوم کا جو بعد پیرو سلوشن کے ڈالا جاتا ہے یہ دونوں سلوشن بوزن ایک ایک ڈرام نمبر (۱ و ۲) اول و دوم اوسمین ۱-۲ اونس پانی ڈالکر گلاس میں ملاکر شیشہ پر ڈالنا چاہیے مگر اولًا آدہے سے زیادہ اسطرح ڈالنا چاہیے کہ کل سطح پر یکبارگی آجاوے ورنہ داغ پڑجانے کا خوف ہے بعد ازاں رکابی کو آہستہ آہستہ ہلانا تاکہ تیزاب شیشہ پر ادہر ادہر پھیرتا رہے قریب منٹ یا آدہ منٹ کے شیشہ پر تصویر نمایاں ہوگی اور سیاہ ہوجانا شروع ہوجاویگی جب کچھ سیاہ ہوجاوے رکابی میں اوس شیشہ کو نکالکر سرخ روشنی کہ اوس حجرے میں رکھی جاتی ہے اوسکی طرف شیشہ کی پشت کر کے دیکھنا چاہیے اگر تصویر درست دکھائی نہ دے تو تھوڑی دیر کے [illegible]

اوسی تیزاب مین ڈالدینا چاہئے۔ جب تصویر
بالکل صاف نظر آوے اور میلاپن زیادہ نظر
نہ آوے فوراً نکالنا چاہئے بعد اوس کے
اس پلیٹ سے شیشہ کو باہر نکالکر پانی ٹونٹی Plate
کی دہار سے جسطرف کہ شیشے مین مصالحہ لگا ہوا ہے
ڈالنا چاہئے۔ جب اس سے فراغت ہوجاوے
دوسری رکابی مین جسمین پھٹکری کا پانی تیار ہو
ڈالنا چاہئے جو حسب ذیل مرکب ہوتا ہے۔
پھٹکری سائیدہ دو چھٹانک۔ آب ایک آثار
ان دونون کو ملانے سے پھٹکری کا تیزاب تیار
ہوتا ہے جب شیشہ اس تیزاب کی رکابی سے
قریباً ۵ منٹ کے بعد دور کیا جاوے تو فوراً
شیشہ کو پانی سے صاف کرنا چاہئے۔ اب شیشہ
Hyposulphite of soda کو تیسری رکابی مین جسمین ہائپو سلوشن بنا ہوا
تیار رہے ڈالنا چاہئے اسقدر ڈالا جاوے

کہ وہ شیشہ ڈوب جائے اس تیزاب مین ڈالنے
سے شیشے کی پشت کی سفیدی پہلے پیلا پن کش
جائیگا اور جب پشت بالکل سیاہ ہو جائے تو
شیشہ نکال لیا جائے اور اس شیشہ کو ہاتہ مین
لیکر ۵ منٹ تک برابر پانی کی دہار اوسپر چہوڑی
چاہیئے بعد ازان اوس شیشہ کو صاف پانی مین
چند عرصے تک ڈوبا ہوا رہنے دینا چاہیئے بعد ازان
نکالکر دہوکر خشک ہونے کے لیے جہان پر گرد و غبار
نہ ہو کسی چیز کے سہارے سے کہڑا کر دینا چاہیئے
جب بخوبی خشک ہو جائے اوسپر روغن یعنے وارنش
ڈالنا چاہیئے تاکہ چہاپنے مین خراب ہونے نہ پاوے
وارنش ڈالنے کا یہ طریقہ ہے کہ اول آئینہ کو
صاف کوئلہ کی آگ پر اسقدر گرم کرنا چاہیئے کہ ہاتہ
برداشت کر سکے بعد اسکے آئینہ کو بائین ہاتہ
مین پکڑ کر داہنے ہاتہ مین شیشہ وارنش کے
آئینہ کے درمیان اسقدر وارنش ڈالا جاوے
کہ وہ کل آئینہ پر پہیلنے کے لیے کافی ہو اوسکو

آہستہ سے آئینہ پر پھیلاتے ہوئے ایک کونہ پر لاکر باقی کو شیشہ مین لینا چاہیے آئینہ کو ہموار حرکت دینا چاہیے تاکہ وارنش [illegible] نہ ہونے پاوین اس کام کے لیے مشق درکار ہے کسی پیشہ ور مصور کو اس کام کے کرتے وقت دیکھنا ضرور ہے ۔

فصل ششم

(کاغذ پر تصویر چھاپنا)

کاغذ پر تصویر کا چھاپنا بہ مقابلہ شیشہ ڈوپلیکٹ Duplicate کرنے کے نہایت آسان ہے اسکے واسطے چاندی کا تیزاب چڑھا ہوا کاغذ بنانے کی ترکیب نیچے لکھی جاتی ہے دیکھا جاتا ہے اور اسکو انگریزی مین البیومنائزڈ پیپر کہتے ہین ۔ Albumened paper اوّل تر انڈے کے سفیدے کو شیشہ کی ناب سے کاٹنا چاہئین ۔

اونکو روشنی سے بچانا چاہیے اور ایک کاغذ کے
بکس مین رکھکر اوسکو سیاہ کپڑے سے لپیٹ دو۔
جب تصویر کا شیشہ بالکل سوکھ جاوے تو اوسکو
پرنٹنگ فریم مین رکھو اور اوسکے مصالحے کے سطح کے
اوپر لفینا اوسکے اوپر اس کاغذ مین سے ایک ٹکڑا لیکر
جسکی چکنی سطح شیشہ کے مصالحہ کیطرف ہونی چاہیے رکھو
اوسکے اوپر چار پانچ تہ سیاہی چٹ کاغذ لگا دو
تاکہ کاغذ شیشہ پر ہموار ہوکر لگ جائے۔ اب اس کشتہ
کو باہر لاکر رکھدو۔ جب شیشہ پر روشنی پڑیگی
تو اندر کے کاغذ پر عکس آنا شروع ہو جاویگا
کشتہ کو ایک دو مرتبہ کھولکر امتحان کر لینا چاہیئے
تاکہ کاغذ پہ تصویر زیادہ سیاہ نہ ہو جائے اور
اوسکی ترکیب یہ ہے کہ کشتہ کی آدھی طرف کے
ڈھکن کو کھولکر آدھی تصویر ایک مرتبہ اور اوسیطرح
آدھی تصویر دوسری مرتبہ دیکھ لینی چاہیے اگر کافی طور
سے سیاہی نہ آئی ہو تو پھر بند کرکے دھوپ مین

Printing frame

رکھدو۔ اگر آئینہ ہلکا یعنی گہری سیاہی نہ ہو
تو اوسکو سایہ مین رکھکر چھاپنا واجب ہی ورنہ
تصویر زیادہ سیاہ ہوجاویگی۔ اسیطرح جسقدر
تصویرین چھاپنی منظور ہون چھاپ کر اوسی کاغذ
کے بکس مین بند کرکے رکھدو۔ جب دس پندرہ
تصویرین چھپکر تیار ہوجاوین ایک بڑی رکابی
مین صاف پانی بھر کر ان تصویرونکو اوسکے
سطح پر اولٹا دینا چاہیئے اور ہاتھہ سے تھپ تھپانا
چاہیئے کل پانی سفید رنگ کا ہوجاویگا اس
پانی کو کئی مرتبہ بدلنا چاہیئے جب بالکل سفیدی
کل جاوے تو تصویرونکو ٹوننگ سولیوشن مین
النا چاہیئے۔ اس سولیوشن بنانے کے لیئے
نسخہ یہ ہے۔

Toning solution
Solution

(نسخہ ٹوننگ سولیوشن)

لورائڈ اف گولڈ ۵ ڈرام یعنی ۵ گرین Chloride of gold

اسیٹ آف سوڈا ۲ ڈرام Acetate of Soda

اب مقطر ۱۵ اونس

اسکو ایک روز پیشتر استعمال کے بنانا چاہیے اور حل
ہوجانے کے بعد شیشے مین بھر کر آیندہ استعمال کے
لیے رکھہ دینا چاہیے جب جب ضرورت ہو تو صرف
سونے کا تیزاب یعنی کلورائڈ اف گولڈ بمقدار Chloride of gold.
تصویروں کے ناپ کے کام لانا چاہیے ایک تختہ کاغذ
کے لیے ایک گرین گولڈ سلوشن کافی ہوتا ہے Gold Solution
تصویرین جسوقت دہوکر پانی سے نکالی جاتی ہین
اوسوقت سرخ رنگ کی ہوتی ہین اور ٹوننگ سلوشن
مین ڈالنے سے سیاہی شروع ہوجاتی ہے
جب تصویرین جامنی رنگ پر آجاوین تو اونکو
نکال لو اور پھر کئی مرتبہ پانی سے دہونا چاہیے
تاکہ ٹوننگ سولیوشن کا اثر جاتا رہے اسکے Toning Solution
بعد ایک رکابی مین فکسنگ سولیوشن بہر کر Fixing Solution
تصویروں کو اوسمین ڈالو اور قریب پندرہ منٹ کے
اوسمین پڑا رہنے دو اور ہلاتے رہو تاکہ علیحدہ علیحدہ

رہین اور مصالح کا اثر سب پر برابر ہو جبت تصویرین بالکل صاف نظر آنے لگین تب اونکو باہر نکالکر خوب اچھی طرح پانی مین دہونا چاہیئے اور ایک دوسری رکابی مین صاف پانی بہرکر رات بہر اوسمین پڑا رہنے دو صبح کے وقت پانی سے نکالکر سفید سیاہی چوس کاغذ مین داب کر خشک کر لو اگر تصویرین پر ہائپو یعنے فکسنگ سولیوشن کا ذرا بہی اثر باقی رہجاوے گا تو خشک ہونے کے دو ایک روز بعد پیلی پڑجاوین گی۔

فکسنگ سولیوشن بنانیکی ترکیب

Fixing solution

ہائپو سلفائیٹ آف سوڈا	۴ اونس	Hypo Sulphite of Soda
آب	۲۰ - اونس	

اسکو کام مین لاکر پہینکدینا چاہیئے ہر وقت تازہ بنانا چاہیئے اب ان تصویرونکو چکنے کاغذ یا کارڈ پر چسپان کر لینا چاہیئے۔ تصویرین چپکانے کے واسطے اراروٹ استعمال کرنا چاہیئے۔

فصل ہفتم

(آلات و تیزاب جو کہ تصویر کھینچنے میں درکار ہونگے)

(۱) کیمرا مع لنس و تپائی		Camera, lens + tripod
(۲) سیاہ کالیکو فوکس لینے کے واسطے	۲ درعہ	Calico
(۳) بوتل خرد دست شیشہ و آب کے	۴ عدد	
(۴) ایضاً کلان	۴ عدد	
(۵) تانبے کا گلاس چار اونس کا	۱ عدد	
(۶) ” شیشے ایک اونس کا	۱ عدد	
(۷) پرنٹنگ فریم	یک	Printing frame
(۸) رکابے خورد	۱ عدد	
(۹) ایضاً کلان	۲ عدد	
(۱۰) سرخ شیشے کی لالٹین	یک	
(۱۱) ڈرائی پلیٹ	یک درجن	Dry plate
(۱۲) البومنائزڈ پیپر	۳ تختہ	Albumenised paper
(۱۳) نائٹریٹ آف سلور	یک اونس	Nitrate of Silver

حسن

(۱۴)	۳ انچ کا گلاس مع ڈھکنی	۱ عدد	
(۱۵)	[illegible] لوباب	۱ عدد	
(۱۶)	پائروگیلک اسڈ		Pyrogallic acid
(۱۷)	سٹرک ایسڈ		Citric acid
(۱۸)	ہائپو سلفٹ اوف سوڈا		Hypo Sulphate of Soda
(۱۹)	آب مقطر		
(۲۰)	امونیم برومائڈ		Ammonium Bromide
(۲۱)	لیکر امونیا		Liquor ammonia
(۲۲)	کلورائد آف گولڈ	۱۵ گرین	Cloride of gold
(۲۳)	اسٹیٹ آف سوڈا		Acitate of soda
(۲۴)	ترازو معہ اوزان انگریزی	۱ عدد	
(۲۵)	سیاہی چٹ کاغذ	۱۲ تختہ	
(۲۶)	کارڈ تصویر چھاپنے کے واسطے		Card
(۲۷)	فلٹر پیپر (معہ قیف) شیشہ کے		Filter paper

عکس کھینچنے کے شیشے متعلق بل ناپ کے

[illegible] ہیں۔

۱/۴ ۳ + کارڈ لیمی نیٹڈ Cart de visite

۴ ۳/۴	/	۶ ۱/۴	کیبنٹ ۔	Cabinet
۵	+	۷ ۱/۲	عمارتوں اور دیوار وغیرہ کے واسطے	
۶ ۱/۲	،	۸ ۱/۲	فل پلیٹ یعنی پورے ناپ کا شیشہ	Fall plate

(۸ + ۱۰) و (۱۲ + ۱۵) و (۱۶ + ۱۸)

(۲۴ + ۳۰) وغیرہ وغیرہ ۔

Albumenised paper چھاپنے کا کاغذ جسکو انگریزی میں البومنائزڈ پیپر کہتے ہیں اور اسکے اوپر چاندی کا سلوشن لگایا جاتا ہے اور اسکے بنانے کی ترکیب ۔

Solution

Nitrate of silver نیٹریٹ آف سلور ۴۸ اونس

آب مقطر ۳۰ - اونس

Grain یعنے حساب ۶۰ گرین فی اونس آب مقطر اسکو

Dish ایک آئینہ کے ڈش یعنے رکابی میں جماکر اوسکے اوپر کاغذ مذکورہ بالا کو جسطرف انڈے کی سفیدی لگادوہن رہتا ہے ۔ سلوشن آہستہ ڈالنا چاہیے

اور اوسکے کونون پر اونگلیونکے اشارے سے
ایک منٹ تک دباتے رہنا چاہیے تاکہ لپٹ کر
گول نہ ہووے بعد مین وہ خود پانی کے اندر
سے سیدہا پہیل جاوے گا دو یا تین منٹ
تک موافق موسم سرما و گرما کے سلوس پر رہنے دینا
چاہیے اس عرصے مین ایک کونا اوٹہاکر دیکہنا چاہیے
کہ بلبلہ تو نہین آگیا اگر آیا تو اوسکو پہونک کر ہٹا دینا
چاہیے بعد ازان کاغذ کو آہستہ سے تہالی کے جانب
کنارے کے سہارے سے باہر کہینچ لینا چاہیے
پہر اوسکو سیاہی چٹ کاغذ کے اندر دبا کر نمی کو
نکالنا چاہیے اور ایک چٹہ لکڑی کا جو کہ ایک
رسی مین لٹکا رہتا ہے اوسمین کنارے پر لگانا
چاہیے جب اچہی طرح سے سوکہ جاوے اوسکو
کاٹ کر حسب ضرورت کام مین لایا جاوے ۔

راقم
راجہ مرلی منوہر

حکیم سقراط[عہ] کے مختصر حالات

قدیم زمانہ مین ملک یونان مین کثرت سے بڑے بڑے نامی حکیم گذرے ہین جو عام طور پر علوم و فنون کے موجد سمجھے جاتے ہین۔ اب ہم اوس حکیم کے کچھ دلچسپ حالات بیان کرینگے جو اون مین بہت ہی مشہور سمجھا گیا ہی اسکے علم و فضل کی تعریف مین زیادہ قلم فرسائی کی ضرورت نہین ہی بلکہ صرف یہ کہدینا کافی ہی کہ فلاطون جیسا نامی ممدوح حکیم اوسکا ایک شاگرد تہا اور وہ اوسکی شاگردی کو اپنا فخر جانکر یہ کہتا تہا کہ "خدا کا فضل میرے شامل حال تہا جو مین حکیم سقراط کے زمانے مین پیدا ہوا اور اوسکے شاگردونکی فہرست مین اپنا نام لکہا دیا۔"

یہ ممدوح حکیم شہر اسینہ[اا] دار السلطنت ملک یونان مین پیدا ہوا

[عہ] سقراط یا سقراطیس کے معنی معتصم با اعدل او متمسک بالعدل کے ہین۔ [illegible] الانبیاء [illegible]

[اا] تمام ملک یونان مین کوئی شہر اسینہ کے برابر مردم خیز نہین تہا کیونکہ بجز چند حکما کے سب اسی مبارک شہر مین پیدا ہوئے۔

حسن

سقراط کو اپنے باپ کے دامن شفقت میں تربیت پانیکا موقع نہیں ملا کیونکہ وہ بہت ہی کم سنی مین یتیم ہو گیا تھا چونکہ اوسکا باپ تجارت کرتا تھا اسلئے وہ بہی اپنے باپ کے پیشہ تجارت کو بہت جلد سیکھ گیا۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے اوسکو انجام دیتا تھا۔

جب اوسکو تحصیل علم کا شوق ہوا تو وہ ٭ **فیثاغورثؒ** کے حلقۂ درس مین شریک ہوا جو اوس زمانے مین بڑے صاحب علم اور نامی حکیم تھے۔ حکیم فیثاغورث صرف اپنی یاد پر زبانی تعلیم کرتا تھا اور علوم کو کتابون مین لکھنے سے منع کرتا تھا۔ کیونکہ اوسکی رائے یہ تھی کہ علم کو عوام مین شایع ہونے نہ غرضکہ سقراط بہی اسی قسم کی تعلیم کے سانچہ مین ڈہلا ہوا تھا۔ اور اوسنے سقراط کو یہ تعلیم کی تہی کہ بجز مخصوص اور منتخب لوگون کے عوام کو دولت علم سے مالامال نہ کرے چونکہ حقیقت مین فیثاغورث کا یہ طریقہ تعلیم علاوہ نامناسب ہونیکے علم کا بہی تباہ کرنیوالا تہا۔ اسلئے سقراط نے اس طریقہ تعلیم کے متعلق اعتراض کرکے یہ کہا کہ آپ مجکو علم کو کتابون مین لکھنے کی اجازت کیون نہیں دیتے ہین کہ مین اپنے معلومات مسموعہ کو کتابون مین لکھلون تاکہ اون معلومات کے قوت حافظہ سے زایل ہوجانے پر آنکی حفاظت کا ایک قوی سبب ہوسکے۔ اور جبکہ جواب کہ علم ایک جوہر نفیس اور پاک چیز ہے اور اوسکے رکھنے کے لیے کوئی ایسی ہی

٭ فیثاغورث کی نسبت یہ خیال کیا گیا ہے کہ وہ سلیمان بن داؤد علیہم السلام کا شاگرد تھا۔

جگہ ہونی چاہیے جیسی کہ اوسکی ذات ہی اسلئے مین دل زندہ کو اوسکا مقام قرار دیتا ہون جو ہر طرح پر ایک مقام ہے۔ برخلاف اسکے مین کبھی اس امر کو جائز نہ رکھونگا کہ اوسکو ایسے پاک مقام سے نکالکر بہایم کے مردہ پوست مین اوسکو قید کیا جائے جو کہ ایک غیر نغض اور ناپاک جگہ ہی!! بالفرض اگر ایسا کیا جاتے تو اسمین کئی طرح کی تکلیف اور قباحتین پیدا ہوتی ہین۔ اسپر اوسنے بطور تمثیل کے سقراط سے یہ کہا۔ مثلاً اگر کوئی شخص عام اس سے کہ وہ ممتحن ہو یا سائل راہ مین یا ایسی جگہ اور وقت مین جہانکہ اور جبکہ تیرے پاس کوئی کتاب نہ ہو تیرا امتحان لینا چاہی یا کوئی ضروری مسئلہ پوچھے تو کیا یہ امر تیرے لئے زیبا ہی کہ جواب دینے کے لئے تو اوس سے مہلت طلب کر اور ایک دیر کے بعد اوسکا جواب دے جو کتاب دستیاب ہونے پر منحصر ہوگا۔ اس طریقہ کی پابندی مین تو مجیب اور سایل دونونکو بے انتہا مشقتین برداشت کرنی پڑینگی اور دونونکا ایک بیش قیمت وقت ضایع ہوگا۔ لیکن جو شخص میری رائے پر عمل کرنا چاہے اوسکے لئے بیشک ایک اور امر کی ضرورت ہی اور وہ قوت حافظہ ہے۔ البتہ اوسکی صفائی اور استحکام مین کوشش ضروری ہی۔ پھر جواب دینے کیلیے نہ کتاب دیکھنے کی ضرورت باقی رہیگی اور نہ مہلت طلب کرنیگی۔

مورخین کا بیان ہی کہ سقراط تا دم مرگ اپنے اوستاد کی وصیت

!! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس وقت تک کسیکو کاغذ بنانا نہین آتا تھا۔ اسلئے اوس زمانہ کے لوگ چمڑون اور درخت کے پتون وغیرہ پر کچھ لکھ لیا کرتے تھے۔

رعمل کرتا رہا اور وہ اوسکا یہ [illegible] ہین کہ شعر بطور ہی علم کو کتابون مین مدون
رنیکی اجازت نہین دیتا تہا اور خود اوسنے کوئی کتاب تصنیف نہین کی بلکہ وہ
ساف طور پر اور تصریح کے ساتھہ ہی علمی مسائل کو نہین بیان کرتا تہا۔ چنانچہ وہ کہتا تہا
ہ کوئی زمانہ ایسا نہین پایا جاتا جسمین موسم بہار پایا نہ جاتا ہو" بظاہر اس قول کا
مفہوم یہ ہی کہ ہر ایک زمانہ مین موسم بہار رہتا ہی حالانکہ یہ خلاف واقعہ ہی کیونکہ ہر ایک
چیز کے لئے کوئی وقت بہار کا ہی تو کوئی خزان کا ہی۔ مگر اس بیان سے اوسکی
راد یہ تہی کہ اکتساب فضل و ہنر (جو بجاے خود موسم بہار کے قایم مقام ہی) ہر وقت
ہوسکتا ہی کیونکہ آدمی اپنی عمر کے ہر ایک حصہ مین علم حاصل کرسکتا ہے۔

اوسکا یہ بہی قول تہا کہ "سیاہ چیز (تخم) کی زراعت کرکے
سفید چیز کاٹ لو" بظاہر اوسکا یہ قول ہی ایک مہمل اور بے معنی ہے لیکن اوسکا
مقصد اوسکا یہ تہا کہ رنج و بلا کا تخم بوکر اوس درخت سے فرحت و سرور کا پہل
توڑ لو۔

اوسکا قول تہا کہ "پانچ سوراخون کو بند کرنا چاہئے تاکہ سکن علت کا
روشن ہوسکے" لیکن اس سے اوسکا مقصد یہ تہا کہ جب تک حواس خمسہ ظاہری کو
غیر نافع چیزونکے داخل ہونے سے بند نہ کرین تب تک سفید بادون کا نور دل مین
پیدا نہین ہوسکتا۔

وہ یہ بھی کہتا تھا کہ "آدمی کو ترازو سے تجاوز کرنا نہیں چاہیے" گو اسکا
یہ قول بھی بظاہر ایک لغو معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس بیان سے اوسکا مطلب یہ تھا کہ آدمی
کو حق بات سے کبھی تجاوز نہیں چاہیے گو جان ہی جاتی رہے *

غرضکہ اوسکے بہت سے اقوال اسی قسم کے ہین جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی فیثا غورث کیطرح اشاعت علم مین بخل کرتا تھا۔ اگر حقیقت مین سقراط کا طریقہ تعلیم بھی ایسا ہی تھا تو اوسکے علم و فضل کا دامن بھی اسی عیب دار اور بدنما دھبہ سے پاک نہین ہو سکتا۔ مگر اوسکے بعض طریقہ عمل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہرگز اس طریقے کا پابند نہین تھا گو اوسنے فیثا غورث کی خاطر سے اوسوقت اوسکی رائے سے اتفاق کر لیا ہو۔ کیونکہ یہ ناممکن تھا کہ وہ اس معیوب طریقے کے مسدود کرنے کی نسبت اعتراض کر کے پھر خود ہی اوسپر عمل کرتا۔ چنانچہ وہ فیثا غورث کے بعد اس طریقے کا بالکل پابند نہین رہا بلکہ اوسنے بغرض اشاعت علوم عام طور پر تعلیم دینا شروع کیا۔ اور اس بیان سے بھی اس امر کا ثبوت کافی ملتا ہے کہ سقراط کے مرنے پر اوسکے اور اوسکے

جیسا ناظرین کو آئندہ معلوم ہوگا کہ بڑے استقلال کے ساتھ اس قول پر عمل کرتا رہا بلکہ اوسنے اسکی تعمیل مین اپنی جان ہی دیدی۔

شاگردونکے شاگرد قریب بارہ ہزار کے تھے!!! علاوہ اسکے اوسکے ان چند اقوال سے جو بطور پہیلیون اور چیستان کے بیان ہوئے ہین۔ اوسنے اوسکا اشاعت علوم مین بخل کرنا ہرگز نہین سمجھا جاسکتا۔ ممکن ہے کہ اوسنے بطریق لطیفہ گوئی کے چند حکمت آمیز اقوال کو چیستان یا معمے کے پیرایہ مین بیان کیا جو ایک دل خوش کن طریقہ ہے۔ اور یہ جو لکھا گیا ہے کہ سقراط نے کوئی کتاب نہین لکھی۔ یہ بھی غلط ہے۔ اسکی تصنیفات مین مفصلہ ذیل کتابین بیان کی گئی ہین۔ رسالہ فی المقایسہ بین السنت والفلسفہ (جسکو عظیم کلام کی کتاب کہنا چاہیے) کتاب معاتبۃ النفس۔ مقالہ فی السیاست۔ رسالہ فی السیر الجمیلہ

(کذا فی عیون الانبیا جلد اول صفحہ ۴۹)

(سقراط کے اخلاق۔ عادات وغیرہ

اوسکو اپنے باپ کی میراث سے چار سو دینار (وہ سکہ جو اوس وقت رائج تھا) ملے تھے لیکن اوسنے اپنے ایک دوست کی ضرورت ظاہر کرنے پر وہ سب نقد دیدیا۔ وہ کسیسے سوال کرنیکو بہت معیوب جانتا تھا۔ گو لوگ خوشی سے اوسکو بہت کچھہ دینا چاہتے تھے مگر وہ ہرگز نہین لیتا تھا چنانچہ فرمانروائے مقدونیہ (ارکلاس) نے اوسکو بہت مال دینا چاہا لیکن سقراط اوسکے لینے سے ہر بار انکار ہی کرتا رہا۔ اور ہر وقت یہ کہتا تھا کہ مجھکو تیرے مال کی ضرورت نہین ہے۔ وہ کسیکی ایذا رسانی سے بھی آزردہ خاطر نہین ہوتا تھا چنانچہ ایک

!!! عیون الانبیا۔ جلد (۱) صفحہ (۴۷)۔

اہل نے اوسکے منہ پر تہپڑ مارا بجاے اسکے کہ سقراط بہی اوسکے بدلہ مین تہپڑ مارتا
ہایت صبر و تحمل سے کام لیا اور مسکراکر چپ رہگیا - یہ تو ایک اجنبی شخص کا حال ہے
یکن وہ اون لوگون سے بہی اپنی ایذارسانی کا بدلہ نہین لیتا تہا جنپر اوسکا زور چل سکتا تہا
انچہ وہ اپنی عورت (زینطی) کی ایذارسانی پر نہایت درجہ صبر کرتا تہا - جو ایک بدخلق
ندمزاج اور زبان دراز عورت تہی

سقراط بڑا عابد نموت پسند - قلیل الاکل والشرب اور صائم الدہر
تہا وہ علم بالزہد کو دنیا و مافیہا پر ترجیح دیتا تہا - عالیشان اور خوشنما عمارات مین
رہنا پسند نہین کرتا تہا بلکہ ایک ٹوٹے پہوٹے مکان مین زندگی بسر کرتا تہا
وہ ہمیشہ موت کا خیال رکہتا تہا حوادثات زمانے سے وہ بالکل نہین گہبراتا تہا
ق بات کے کہنے مین نہایت ثابت قدم تہا -

سلاطین یونان مین یہ رسم قایم مقام قانون کی قرار پاگئی تہی کہ جب کبہی
اونکو کسی غنیم سے مقابلہ کرنے کا اتفاق پڑتا یا خود سفر کو جایا کرتے تو ایک حکیم کو
بہی اپنے ساتہ لیجایا کرتے تہے - سقراط کے بادشاہ عصر کو بہی ایک سفر درپیش ہوا
اوسنے سقراط کو اپنے ساتہ لیجانا مناسب خیال کیا - سقراط کا بہی ایک خاص
خیمہ تہا جب منزل پر اوترتے تو سقراط کا خیمہ بادشاہ کے خیمے کے قریب نصب
کیا جاتا - چونکہ سقراط ریاضت پسند تہا اسلئے وہ خیمہ مین نہین رہتا تہا وہ رات
کو جاڑے کی سردی مین پڑا رہتا تہا اور دن کو آفتاب کی تمازت مین بیٹہتا

حسب عادت سقراط ایک روز اپنے خیمہ کے قریب دھوپ مین بیٹھا ہوا تھا بادشاہ بھی ٹہلتا ہوا اوسکے پاس آیا۔ چونکہ سقراط اوسکے استقبال کے لیے اپنی جگہ سے نہین اوٹھا تو بادشاہ نے کہا تو تو ایسے خیالات مین غرق ہے کہ تجھکو ہماری تعظیم کا بھی خیال نہین۔ سقراط نے کہا مین اپنے قیام حیات کے اسباب کی فکر مین تھا یہ سنکر بادشاہ نے کہا تیرے قیام حیات کے اسباب ہم مہیا کر دے سکتے ہین۔ سقراط نے کہا اگر مین یہ جان لیتا کہ میرے قیام حیات کے اسباب تجھ سے مہیا ہو سکتے ہین تو مین ہرگز تیرے استقبال مین دریغ نکرتا بادشاہ نے کہا لوگون نے مجھکو تیری طرف سے یہ کہکر ذہن کر دیا ہے کہ تو دیوتاؤن کی پرستش سے انکار کرتا ہے اور لوگون کو اس عمدہ اور نیک کام کے کرنے سے منع کرتا ہے۔ اور دیوتاؤن کی مذمت کرتا ہے سقراط نے کہا لوگون نے میرے بیان کو بدلکر کہا ہے بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ بتون کی پرستش مین ملک کا فائدہ ہے اور توفیر خراج کا ایک قوی ذریعہ ہے اور رعیت کی اصلاح اور امن و آرام بھی اسی مین ہے۔ لیکن میرے سے بتون کی پرستش غیر نافع ہے کیونکہ مین یہ جانتا ہون کہ اون کاٹھ کے پتلون سے نہ میرا ضرر ہے نہ نفع اور مین یہ بھی جانتا ہون کہ میرا کوئی خالق ضرور ہے جو مجھکو ضرر پہنچاتا ہے اور وہ افعال شنیعہ کی سزا اور اعمال حسنہ کی جزا

دینے پر قادر ہو تو پھر ایسے بتون کی پرستش سے جو پتھر اور لکڑی سے بنائے گئے ہین کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہی۔ بادشاہ سمجھ گیا کہ وہ اپنے اعتقاد پر بڑا ثابت قدم ہے اور وہ ہرگز اپنے عقیدہ کو نہین بدلے گا۔ تب سقراط سے یہ کہا کہ اگر تجھکو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے طلب کر۔ سقراط نے کہا بالفعل مین یہ چاہتا ہون کہ آپ مجھ سے ذرا دور ہو جائین تاکہ آپ کا سایہ جو مجھ سے شعاع آفتاب کو روک رہا ہے زایل ہو جائے۔ سقراط کے اس استغنا کو دیکھکر بادشاہ بہت حیرت مین رہگیا۔ اور یہ حکم دیا کہ اوسکو ایک قیمتی خلعت دیا جائے۔ یہ سنکر سقراط بہت ہنسا اور یہ کہا کیا میری قیام حیات کی یہی اسباب ہین جنکے مہیا کرنے کا آپ نے ابھی ذکر کیا۔ مین ایسی چیزونکو فنای حیات کے اسباب خیال کرتا ہون۔ مجھکو ایسی چیزونکی ضرورت نہین ہی اور جن چیزونکی مجھکو ہر وقت ضرورت رہتی ہی وہ ہمیشہ مجھکو حاصل ہین۔ ایک مجلس مین جہان سقراط بھی بیٹھا ہوا تھا ایک جاہل بھی آیا اور سب سے اونچی جگہ پر بیٹھگیا لوگون نے سقراط سے کہا کیا تجھکو اس بیحیا اور بیوقوف پر غصہ نہین آتا۔ سقراط نے کہا غصہ کا کوئی محل نہین۔ اس مکان کی دیوارین سب سے اونچی ہین لیکن نہ کسیکو اونکی برتری کا خیال آتا ہے۔ اور نہ رنج ہوتا ہی۔ میرے نزدیک جاہلون کی وقعت گھر کی دیوارون

اور جماوات سے بڑھکر نہین ہی - چونکہ میری ہمت اور علم و فضل کی جگہ ثریا سے بھی اونچی ہے اور اسلیئے وقوف کی جگہ نسل اوسکی جاہلی کے ثری (جو سب سے نیچا مقام ہے) سے بھی زیادہ پست ہی - تو ایسی صورت مین میرا غصہ کرنا نہ صرف بے محل ہی ہوگا بلکہ میری ایک سخت غلطی کو ثابت کریگا -

ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ حاکم اٹیکا جسکا نام رسبیدس تہا سقراط کے سامنے اپنے وسیع ملک اور بے انتہا دولت پر فخر کرنے لگا سقراط کو رسبیدیس کی بیجا شیخی پر بہت غصہ آیا اور جغرافیہ عالم کا ایک نقشہ کھینچکر اوسکے روبرو رکھدیا - اور پوچھا کہ اس نقشہ مین تیرا ملک کہان ہی - وہ اپنے محدود ملک کو دیکھکر بہت پشیمان ہوا اور اور اپنی بیجا شیخی سے سخت نادم ہوا اور اوسکو اس امر کا اقرار کرنا پڑا کہ بہ نسبت اور ممالک کے اوسکا ملک بہت ہی چھوٹا ہی تب سقراط نے کہا پہر تو کیون شیخی مارتا ہے - روے زمین پر کیسے کیسے وسیع اور زرخیز ملک ہین - ملک یونان کے مقابلے مین تیرے ملک (اٹیکا) کو کچھ بھی وقعت نہین - اسیطرح اور ممالک کے مقابلے مین یونان بھی ایک چھوٹا سا محدود ملک ہی -

(سقراط کی حکمت آمیز نصیحتین)

کسینے سقراط سے یہ پوچھا کہ علم سے تجھکو کیا فائدہ حاصل ہوا - اوسنے کہا اس سے زیادہ اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے کہ مین دریا کے کنارے پر صحیح و سلامت

ہون اور جاہل لوگ ڈوب رہے ہین -

سقراط سے کسینے سوال کیا کہ مین تجھکو کبھی رنجیدہ اور غمگین نہین دیکھتا ہون - اسکا سبب کیا ہی - اوسنے کہا میرے پاس کوئی ایسی چیز نہین ہی جسکے تلف ہونے پر مجھے رنج ہو -

سقراط کا قول تہا کہ نفس نفیس (پاک) اور نفس خسیس کی پہچان یہ ہے کہ شریف نفس حق بات کو بہت جلد قبول کر لیتا ہے اور نفس خسیس باطل اور ممنوعات اشیاء کا طالب و حریص ہوتا ہی - اوسکا قول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسے علم و ہنر کے حاصل ہونے کا مدعی ہو جسمین وہ محض ناواقف ہی تو اوسکو سخت ذلت کرنی پڑیگی - سعدی نے کیا خوب کہا ہی -

آن شنیدی کہ صوفی مے کوفت   زیر نعلین خویش میخے چند
آستینش گرفت سرہنگے   کہ بیا نعل بر ستورم بند

حکیم موصوف کا یہ بہی قول ہی کہ جب کسیکو تم اپنا دشمن سمجہتے ہو اوس سے احتراز لازم ہے - مرد کامل وہی شخص ہے جس سے دشمن بہی بے فکر رہتے ہین - اور وہ شخص مرد کامل نہین ہے جس سے دوست بہی خوف زدہ رہین -

دنیا مثل آتش افروختہ کے ہی جو کہ شاہراہ مین روشن ہوتی ہے جو شخص اوس سے ضرورت کے موافق فائدہ لیتا ہی وہ اوسکے مضرات سے محفوظ رہے گا یعنے راہ چلنے مین اوسکی روشنی سے جو کوئی تہوڑی تہوڑی

مدد لے گا وہ اوسکے جانسوز شرارون سے محفوظ رہے گا ۔ اور جو کوئی ضرورت سے زیادہ اوس سے فائدہ اوٹھانے کا ارادہ کریگا اوسیقدر اوسکے نقصانات مین مبتلا ہوگا ۔ یعنی راہ چلنے مین جسقدر اوسکی قربت کا طلبگار رہیگا اوسیقدر اوسکی حرارت سے تکلیف اوٹھائیگا اور جلکر مرجائیگا ۔

سقراط کا قول تہا کہ اگر کسیکو غصہ آوے تو اوسوقت تک دامن حلم کو ہاتھہ سے ندینا چاہیے جب تک آتش غضب آب حلم سے ٹھنڈی نہ ہوجاوے اور اگر مواخذہ سے غصہ فرو ہوسکتا ہو تو ترک کرنا بھی نامناسب ہے ۔

جب دوستون سے ملاقات ہو تو اونکی تعریف کرنی چاہیے کیونکہ دوستی کا سرمایہ اور مدار تعریف و توصیف پر منحصر ہے اور ناشایستہ کلمات عداوت کا مادہ ہے ۔ اچھی بات کے قبول کرنے سے بخیال اسبات کے کہ اوسکا قایل ایک حقیر ہے کبھی نہ شرمانا چاہیے ۔ اسپر اوسنے یہ مثال دی ہے کہ موتی کی قیمت غواص کی ذلت سے کم نہین ہوجاتی ہے ۔ جو شخص بچہ سے دل محبت رکھتا ہے تو بھی اوسکے ساتھہ اخلاص سے رہا کر ۔

جب آدمی مین کسیکے ساتھہ نیکی کرنیکی قدرت نہین ہے تو اوسکی برائیون کو ظاہر نہ کرنا چاہیے ۔ اور اگر فائدہ پہونچانیکی استطاعت نہین ہے تو خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے ۔

آدمی کا عجز تین چیزون سے فوراً پہچانا جا سکتا ہی۔ ایک یہ کہ نفس کی مصلحتون کی طرف التفات نہ ہونا۔ دوم شہوات نفسانی کی مخالفت کا کم ہونا سوم عہدیون کی باتون پر خواہ مخواہ وہ معلوم ہون یا نہ ہون عمل کرنا۔

جو لوگ چھہ قسم کی صفات سے متصف ہین اونکو کبھی عذاب ذلت سے نجات نہین ملسکتی۔ پہلے کینہ ور۔ دوسرے حاسد۔ تیسرے وہ تونگر جو فقر و درویشی سے ڈرے چوتھے وہ کم ہمت آدمی جو مراتب عالی کا طالب ہو اور جسکا حصول اوسکی ہمت سے بالا ہو۔ پانچوین وہ جاہل کہ عالمون اور ادیبون کی صحبت مین بیٹھا کرے۔ اور چھٹے تونگر نو عہد اور نہ ان لوگون سے کسی قسم کی امید ہو سکتی ہے۔ صائب نے کیا خوب کہا ہے۔

امید فیض ز نو دوستان مجو صائب کہ نونہال کجا طاقت ثمر دارد

کسی نے سقراط سے پوچھا کہ دن بھر تو تعلیم و تعلم مین مصروف رہتا ہے اور لوگونکو اوسکی رغبت دلاتا ہی۔ اور رات بھر فقر و درویشی مین بسر کرتا ہے پھر علم حکمت سے تجھے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ سقراط نے کہا رشک و حسد کی اوس رنج سے جیسے تجھکو میری نسبت ہی۔

فلاطون نے سقراط سے یہ سوال کیا۔ کہ سب سے قابل رحم کون ہے اور آدمی کے کام کب ضایع سمجھے جاتے ہین۔ اور اللہ تعالے کی اوسکی نعمت کی تلافی کیونکر ہو سکتی ہے۔ سقراط نے جواب دیا تین آدمی واجب الرحم ہین

ایک وہ نیک آدمی جو تونگر فاجر کی خدمت کرے کیونکہ اوسکو اس حالت مین سخت مصیبتین برداشت کرنی پڑتی ہین۔ دوسرے وہ عقلمند جسکا مربی جاہل ہو کیونکہ اوسکو بھی ہمیشہ رنج وغم مین بسر کرنا پڑتی ہے۔ تیسرے وہ سخی آدمی جو ایک لئیم الطبع کا محتاج ہو۔ اور آدمی کے کام اوسوقت ضایع سمجھے جاتے ہین جبکہ وہ مدبر کی تدبیر پر عمل نہ کرے۔ اور اوس شخص کی صلاح ومشورہ پر عمل کرے جسپر عمل نہ ہوسکے۔ اللہ تعالی کی نعمت کی تلافی کثرت شکر۔ التزام طاعت اور اجتناب ملاہی سے ہوسکتی ہے۔

ایک منہزم (جنگ سے بھاگے ہوئے) سے کہا گیا کہ جنگ سے بھاگنا بہت ہی نامناسب اور مذموم ہے اوسنے جواب دیا کہ موت ہزیمت سے زیادہ بری چیز ہے۔ سقراط نے کہا حیات کو موت پر اوسیوقت فضیلت دیجاسکتی ہے جبکہ اوس موت سے نجات پانے مین مسرت بخش حیات حاصل ہوسکے۔ لیکن وہ حیات جسکی تلخی سے آدمی معرض ہلاکت مین پڑے۔ ایسی زندگی پر موت ہی کو فضیلت دیجاسکتی ہے۔

سقراط نے اپنے ایک شاگرد سے کہا اے عزیز اگر تمکو عورتون کی صحبت کے بغیر آرام نہ ہوسکے تو تو اونسے اتنا ملاپ رکھ جیسے کہ کوئی شخص سخت ضرورت کیوقت مردار کھالیتا ہے۔ اگر وہ ضرورت سے زیادہ

اسکا استعمال کرتا ہے تو بہت جلد اوسکی صحت مین خلل پڑتا ہے آخر ہلاکت کی نوبت پہونچتی ہے۔

فلاطون کو ایک سفر درپیش ہوا۔ وہ کچھہ نصیحت سیکھنے کی غرض سے سقراط کے پاس آیا اور التماس کیا کہ مین سفر کو جاتا ہون آپ مجھکو نصیحت کیجیے جسپر عمل کرنے سے مجھی فائدہ حاصل ہو۔ سقراط نے کہا راہ مین جب کوئی پہچانت وار ملے اوس سے تو بدظن نہ ہو۔ اور شخص سے جسکو کہ تو پہلے سے نہ پہچانتا ہو بدگمان اور خوف زدہ رہا کر۔ اگر راہ مین کوئی بداخلاق تیرا ساتھی ہو جاتے تو اوسکی صحبت سی احتراز لازم ہے۔ اور رات کو اپنے مقام سے قدم باہر مت رکھہ۔ اور نباتات کے مزہ چکھنے سے جنکی طبیعت اور مزاج سے تو واقف نہین ہے اجتناب بہتر ہے۔ اور اون کم گذر راہون کو نہ جا جنکی مسافت تھوڑی ہے۔ اور شوارع عام سے اندیشہ مت کر گو کہ مسافت دراز ہو۔

سقراط کی مہر کے یہ الفاظ تھے من غلب عقلہ ھواہ فافتضح

جسکی عقل پر خواہشات نفسانی کا غلبہ ہو وہ رسوا ہوگا۔

(سقراط کا مذہب - اوسکے قتل کے اسباب - مدت عمر - قید ہونیکے وغیرہ حالات)

سقراط کا مذہب وحدت الوجود کا قایل تھا - اور تناسخ ارواح کا بھی وہ معتقد تھا - ہمیشہ سے عوام الناس کی یہ عادت رہی ہے کہ جب کوئی اونکے قدیم رسم و رواج اور اعتقادی امور کے متعلق کوئی نئی بات کہتا ہے تو وہ اوسکے دشمن ہوجاتے ہین کیونکہ عادت اونکی طبیعتون مین اسقدر پیوست ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے اونکو ایک دم کے لئے اوسکی اصلاح کا خیال تک نہین آتا - چونکہ حکیم سقراط اپنی قوم کی ذلیل حالت کو (جو ایک بت پرستی مین مبتلا تھی) دیکھکر بہت جلتا تھا - اور اونکے برخلاف خداے واحد کی پرستش کا خیال لوگون کے دلون مین جمانا چاہتا تھا - اسلئے پوجاریون نے جنکو عوام الناس اپنے مذہبی پیشوا سمجھتے تھے بخیال اس امر کے کہ سقراط کی پرزور تقریرین (جو بتون کی مذمت مین ہوتی تھین) ہماری آمدنی کی راہ کو ضرور بند کردینگی عوام کو اوسکی ایذا رسانی پر آمادہ کیا - پس جاہل لوگ اوسکی ایذا رسانی کے درپے ہوے اور اوسکو سخت تکلیفین پہونچانا شروع کین - تھیٹرون (تماشا گاہون) مین اوسکی نقلین ہونے لگین - تاہم سقراط اپنے اعتقاد پر جما رہا اور اون تکلیفون کی اوسنے کچھ پرواہ نہ کی اور برابر خلق کی ہدایت مین مصروف ہوا -

آخرکار کاہنون نے مذہبی عالمون سے اوسکے کفر و الحاد

یہ فتوے حاصل کیا اونہون نے اوسکو واجب القتل قرار دیا اور سقراط پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ بتون کی مذمت کرتا ہو اور لوگون کے اخلاق بگاڑتا ہی چونکہ بغیر بادشاہ کے حکم کے کوئی شخص قتل نہین کیا جاتا تھا اسلئے وہ حکم بغرض تعمیل اور نفاذ اوس حکم کے بادشاہ کے پاس بہیجا گیا۔ اور بادشاہ کو جمہور قضات کی راۓ سے اتفاق کرنا پڑا۔ چونکہ بادشاہ سقراط کی بڑی عزت کرتا تھا اسلئے اوسنے سقراط سے کہا کہ اب مین سب کی راۓ سے خلاف نہین کرسکتا ہون لیکن مین مناسب یہ سمجھتا ہون کہ تو اپنے اعتقاد کو بدلدے جسمین تیری جانبری متصور ہو۔ سقراط نے کہا یہ تو مجھہ سے کبھی نہ ہوگا کہ خداے واحد کی عبادت سے باز آؤن اور ان بیجان کاٹھ کے پتلون کی پرستش کرون اور خلق کو گمراہ کرون۔ مجھکو اپنی ہلاکت کا بالکل خوف نہین ہو۔ بلکہ پہلے سے مین اس نتیجہ کو جان چکا ہون۔ بادشاہ نے کہا جب تو اپنے اعتقاد سے باز نہین آتا ہے اور اپنا قتل کیا جانا ہی پسند کرتا ہو تو مین تجھکو اسقدر رعایت کا مستحق قرار دیتا ہون کہ تجھکو اپنے قتل مین جو طریقہ آسان معلوم ہو اوسکو اختیار کر۔ سقراط زہر پینے پر راضی ہوا۔

جب ججون نے اوسپر اہل استینہ کے اخلاق بگاڑنے کا الزام لگایا اور عدالت مین اوسکو طلب کر کے اوسکا اظہار لیا تو سقراط نے نہایت آزادی اور بلا کسی خوشامد کے اونکو اسطرحپر جواب دیا ۔ کہ تم نے مجھپر جو الزام لگایا ہی کہ مین لوگون کے اخلاق بگاڑتا ہون محض غلط ہی ۔ تم خوب جانتے ہو کہ مین نے اس معلمی کے پیشے کو اپنی خوشی سے اختیار نہین کیا ہے بلکہ مینے تمہاری ہی کہنے سے اس کام کو قبول کیا ہی ۔ میری مفلسی اسبات کو بہی ثابت کرتی ہے کہ مین کسیسے پڑہانے کی اجرت نہین لیتا ہون ۔ پس میری رائے مین جو بات صحیح معلوم ہوتی ہے بلا کسی خوف کے ہر شخص سے کہتا ہون ۔ آجتک کسینے میرے سوالات کا جواب نہین دیا ۔ اگر کسیکو مناظرہ کا زعم ہو تو میرے سوالات کا جواب دے ۔ میری رائے کو غلط ثابت کرے ۔ اگر تم بلا کسی دلیل و حجت کے مجھکو اس رائے سے پہیرنا چاہو تو مین ہرگز اپنی رائے کو نہ بدلونگا ۔ خداوند عالم نے مجھکو جو عقل سلیم اور عقیدہ نیک عطا کیا ہے برابر مین اوسکی تعلیم کرونگا ۔ تمہارے ظرافت تمہاری ایذارسانی سے کبھی اس ہدایت سے جو راہ حق بتاتی ہے باز نہ آونگا ۔ بہ نسبت تمہاری اطاعت کے مین اللہ تعالے کے حکم کی اطاعت کو پسند کرتا ہون ۔ گو اسی ہدایت کی بدولت مجھکو اب تک سخت تکلیفین برداشت کرنی پڑین مین اپنی اس بیکسی کی حالت مین بہی تمہاری خوشامد نہین کرونگا ۔ اگر

حقیقت مین مجہہ سے کوئی جرم سرزد ہوا ہے تو مین تم سے اوسکی معافی کا طلبگار نہین ہوتا ہون ۔ کیونکہ ایسا کرنے مین میری بے استقلالی ثابت ہوگی ۔ علاوہ اسکے اگر واقعی مجہہ سے کسیکو ضرر پہونچا ہی تو ضرور مجہکو دنیا مین اوسکی سزا بہگتنی چاہئے ورنہ آخرت مین اوس سے زیادہ تکلیفین سہنا پڑینگی ۔ اور منصف جو عدالت کی کرسی پر اجلاس کرتا ہی اسکا فرض ہے کہ انصاف کرے مجرم کو سزا دے کسیکی سفارش یا اپنی ذاتی غرض سے درگذر نہ کرے اور بے جرم کو رہا کرے ۔ اب چونکہ تم نے مجہکو مجرم قرار دیا ہی تمہارا فرض ہی کہ مجہکو ضرور سزا دو ۔ مجہکو منصف حقیقی کی ذات پر کامل بہروسہ ہی کہ وہ مجہکو میرے نیک افعال کی جزا دیگا اور ظالمونکو سخت سزا دیگا ۔ سقراط کے اظہار کے وقت عدالت مین پانسو حکام اجلاس کر رہے تھے بعض اون مین سے وہ حکام جو خوشامد پسند تھے سقراط کی آزادانہ تقریر سے ناراض ہو گئے لیکن بہتون نے اسبات پر اتفاق کیا کہ اوسکو قید کرین ۔ لیکن سقراط اسپر راضی نہ ہوا تب اونہون نے بذریعہ زہر اوسکا قتل کیا جانا قرار دیا ۔ [1] بادشاہ اور حکام عدالت نے خیال اسکے سمجہے کہ شاید وہ شہید

---

[1] فلاطون نے سقراط کے اظہار کو جو اوسنے حکام عدالت کے روبرو دیا تہا ایک کتاب مین جمع کر کے اوسکا نام ” عذرات سقراط “ رکہا ہے ۔

کی سخت ایذائین دیکھکر اپنے اعتقاد کو بدلڈالیگا۔ اوسکو قید کر دیا۔ لیکن کیا ممکن تہا کہ یہ تکلیفین اوسکو ہدایت خلق سے باز رکھتین۔ وہ مجلس مین بہی برابر اپنے عزیز و اقارب اور شاگردونکو ہدایت کرتا رہا۔ جب سقراط کے مخالفین نے جان لیا کہ وہ ہرگز اپنے اعتقاد کو نہین بدلیگا اوسکو زہر دیکر قتل کرنا چاہا آخرکار وہ دن بہی قرار پاگیا۔

یہ حال دیکھکر سقراط کے ایک شاگرد رشید نے جسکا نام افلاطون تہا رونے لگا اور یہ کہا کہ اپنے مجلس کے مہتممونکو بہت کچہ مال دیکر اس بات پر راضی کیا ہی کہ وہ آپ کے فرار مین چشم پوشی کرین مین مناسب جانتا ہون کہ آپ یہان سے بہاگ کر دومیہ لگری کو چلے جائین۔ سقراط نے کہا اے عزیز تو جانتا ہے کہ میرے پاس اتنا روپیہ نہین ہی کہ جسکے دینے کا تو نے وعدہ کیا ہے میرا کل مال و اسباب چار سو درم سے زیادہ نہین ہی۔ افلاطون نے کہا کہ ہمارا مال آپ کے کام نہ آئے تو پہر وہ کس مصرف کا ہی بلکہ آپ کی مقدس ذات کی خلاصی اور نجات کے لئے ہماری جان بہی کام آئے تو ہماری زہے قسمت۔ افلیطون کے اس کلام سے سقراط بہت خوش ہوا اور یہ کہا کہ مجہکو تم سے ایسی ہی امید ہے لیکن پیارے افلیطون یہ سمجھنے کی بات ہے کہ یہ شہر میرا مولد ہے

ہے اور جو لوگ میری تکلیف اور قتل کے درپے ہین وہ سب میرے دوست اور عزیز ہین جب
میرے ہی وطن مین یہہ لوگ میرے ساتھہ اس قسم کے سلوک کرنے پر آمادہ ہین
تو غیر ملک مین میرے اس سے زیادہ بدتر حالت ہوگی۔ خصوصاً جس شہر کا تمنے ذکر کیا وہانکے
لوگ سخت جاہل اور دریاے ضلالت مین ڈوبے ہوئے ہین۔ آخرکار اقریطون نے
کہا بھلا آپ اپنے اہل و عیال کی پریشانی کا حال جو آپکے بعد اونپر گذریگا اوسکا خیال
کیجیے۔ سقراط نے کہا مین جانتا ہون کہ تمہارے جیتے ہوتے اونپر کوئی آفت نہ آئے گی۔

سقراط کے زہر پینے کا جو دن مقرر تھا اوس روز اوسکے تمام عزیز و اقارب اور
شاگرد بجز افلاطون کے جو اون دنون سخت بیمار تھا اوسکے پاس گئے اور اوسکی مفارقت پر رونے لگے
جب سقراط نے کہا اے عزیزو تم کیون روتے ہو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ سقراط مجرم مرتا ہے مین
بالکل بیگناہ مرتا ہون اور مجھکو یقین ہے کہ منصف حقیقی میرے ظالمونکو سزا دیگا اور میری نیکیوں کے
عوض مجھکو جنت عطا کریگا۔ تم میری جدائی پر کیون روتے ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ روح انسانی قابل
فنا نہین گو بظاہر مین تمہاری نظرون سے غائب ہوجاونگا لیکن مین ایک ایسے عالم مین
آرام سے رہونگا جسکے زمانہ کی کوئی انتہا نہین۔ یہ سنکر کریٹون (جسکا لفظ انگریزی مین
کرائٹو ہے) پوچھا کہ ہم لوگ آپکو کیونکر دفن کرین۔ سقراط نے جواب دیا کہ کریٹو نوبت
موقوف ہے مین ابھی بیان کرچکا ہون کہ انسان کی روح فنا نہین ہوتی۔ پھر وہ اپنے تمام
دوستون اور شاگردونکی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ مین کریٹو کو یہ بات نہین سمجھا سکتا کہ سقرا
محض وہ ہے جو اب تمہارے ساتھ باتین کر رہا ہے۔ تم جانتے ہو کہ یہ خاکی جسم جان کی ہستی حجرہ
پنجرہ ہے اور وہ غیر فانی ہے جب یہ چڑیا اوڑ جائیگی تو یہ پنجرہ (جسم) بیکار محض ہے اسیکو دفن

لی مثلاً مقتول ہو۔ اسکے برخلاف کراٹو اس جسم کو جسکا ٹھکانا نہین سقراط خیال کرتا ہی
انکہ مین جسم نہین ہون۔ یہ جسم صرف عناصر اربعہ کی ترکیب سے بنا ہی جو ایک خاص صورت
دکھائی دیتا ہی۔ جسوقت جسم کے پنجرہ سے روح کی چڑیا اوڑ جاے تب عناصر اربعہ
ر (آگ۔ پانی ہوا۔ مٹی) اپنے اپنے کل (عنصر) مین ملجائینگے۔ آگ کا جزو آگ مین
بکا پانی مین ہوا کا ہوا مین مٹی کا مٹی مین۔ تم اس جسم کو خواہ بڑی دھوم دھام سے دفن کرو
یونہی پڑا رہنے دو دونون صورتون مین ایک ہی نتیجہ حاصل ہوگا۔ پھر کراٹو نے پوچھا
پنے اہل و عیال کی نسبت کیا فرماتے ہین۔ سقراط نے کہا مین ابھی بیان کر چکا ہون کہ تم
بہ ہوشیار رہو۔ پیارے کراٹو کیا تم اس دنیا کو بے مالک خیال کرتے ہو۔ اگر حقیقت مین
سکا کوئی مالک ہی تو وہ اپنی بنائی ہوئی چیزونکی اچھی حفاظت کریگا۔ لوگ کیا مین اور تم
سے اچھی حفاظت کر سکتے ہو۔ پھر شاگردون نے نفس انسانی کے متعلق سوال کیا
نے نہایت خوش بیانی سے اس مسئلہ کو حل کر دیا۔ اسی ضمن مین اونہون نے
یت عالم۔ حرکات افلاک اور ترکیب اسطقسات سے سوال کیا۔ ان مسایل کو بھی
قراط نے بوجہ احسن حل کیا۔ اور پھر سقراط نے خود ہی علم الٰہی کے اصول کو سمجھایا۔

پھر غسل اور وضو کرکے عبادت الٰہی مین مصروف ہوا۔ اوسوقت ایک شخص نے آکر
ہا آج غروب آفتاب کیوقت آپکو زہر دیا جائیگا۔ پھر سقراط نے اپنے تینون بیٹون اور
ورت کو رخصت کر دیا۔ شام کیوقت مجسٹریٹون کا خادم زہر کا پیالہ لیکر آیا اور سقراط کے
امنے رکھکر رونے لگا۔ اور یہ کہا کہ مین خوب جانتا ہون کہ آپ محض بیگناہ ہین اور خود
المامور معذور“ کے عذر سے بری ہو گیا۔ سقراط نے کہا یہ کیسا بھلا نیک آدمی ہ

جس روز سے مین مجلس مین داخل ہوا ہون یہ میری حالت پر رویا کرتا ہی۔

پھر سقراط نے نہایت اطمینان سے اپنے ہاتھ سے زہر کا پیالہ نوش کیا۔ یہ حال دیکھکر کس اپالوڈورس اور کس انٹو۔ جو اوسکے شاگرد رشید اور جو دیر سے ضبط کیے کھڑے تھے چلا چلا کر رونے لگے۔ سقراط نے اونسے کہا تم یہ کیا غضب کرتے ہو اسلیے تو مینے عورتونکو یہانسے رخصت کیا کہ وہ نرم دل ہوتی ہین اور رونے پیٹنے سے باز نہ آئین گی تم کیسے دوست ہو کہ میرے اخیر اوقت کی دعا اور عبادت مین خلل ڈالتے ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد اوسکے جسم پر زہر کے آثار نمودار ہونے لگے اور وہ بیقرار ہو کر ٹہلنے لگا آخرکار اوسکے پاؤن مین کیگلی آگئی اور وہ چلنے پھرنے سے عاجز ہو کر ٹھہگیا اور تھوڑی دیر مین وہ تڑپ تڑپکر مرگیا۔

سقراط کے مرنیکے بعد اوسکے عزیز واقارب اور شاگرد جنمین فلاطون بھی تھا دشمنون کے خوف سے بھاگ کر حکیم اقلیدس کے گھر چلے گئے۔ جب رفتہ رفتہ اہل اسینہ کے بیہودہ توہمات کم ہونے لگے تو اونکو اپنی غلطی کا حال معلوم ہوا اور سقراط کے بیگناہ قتل ہونے سے افسوس کیا۔ اور یوریپیڈس نے اہل اسینہ کو بہت سخت ملامت کی شہر کے تمام شاہراہون گلیون اور مدرسون اور بڑے جلسون مین سقراط کی مظلومیت اور اوسکے نیک اخلاق کا ذکر ہونے لگا۔ کوئی کہتا تھا کہ ہماری اولاد کو اچھی تربیت کرتا تھا۔ ہمارے اخلاق اور عقیدہ کو درست کرتا تھا۔ آخرکار اونھون نے سقراط پر الزام لگانیوالونکو بدلہ لینے کی غرض سے طلب کیا اور میلیٹس کو جو بانی فساد تھا قتل کیا۔ اور باقی اور مفسدونکو ملک سے نکال دیا۔

پلوٹارک بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ جو سقراط کے قتل کی صلاح مین شریک تھے اونکو تمام شہر والے حقیر اور ذلیل سمجھنے لگے ۔ کوئی شخص اونکو پاس نہین بٹھاتا تھا ۔ اور نہ اونسے بات کرتا تھا اور نہ کوئی حمام مین اونکے ساتھ نہاتا تھا بلکہ جس حمام مین وہ لوگ نہاتے تھے وہ جگہ ناپاک سمجھی جاتی تھی اور تاوقتیکہ اوسکو دھو نہ ڈالتے تھے وہان کوئی نہین نہاتا تھا ۔

اہل استینہ نے سقراط کی یادگار قایم کرنیکی غرض سے ایک کاریگر سے اوسکی برنجی صورت بنوا کر شہر کے اندر چوراہے پر رکھوادی ۔ اور اوسکی تعظیم و ادب کو مذہبی قاعدون مین شامل کر دیا ۔ اور ایک شوالہ (عبادت خانہ) بنوا کر اوسکا نام ”عبادت خانہ سقراط“ رکھا تاکہ اوسکی یادگار قایم رہے ۔

راقم

سید جلال

خدمت عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر کمشنر آبکاری
(و انسپکٹر جنرل رجسٹری و اسٹامپ حیدرآباد دکن)

میرے پیارے دوست اور بھائی

مجھے آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۵ دسمبر ملا - جو کتابیں آپ نے ارسال فرمائی نہیں وہ بھی پہونچیں جو کپڑے کی جلد میں کتب خانے کے واسطے بندھوائے جا رہی ہیں - آپکی ڈاک میں مبلغ پچاس روپے جسکے ۳ پونڈ ۱۵ اسلنک ہوتے ہیں وصول ہوئے جسکی باضابطہ رسید بدستخط خزانچی انجمن ارسال خدمت ہے اب آپ کی اور باتوں کا جسکا ذکر خط میں تھا جواب دیا جاتا ہے -

میری پختہ رائے ہے کہ مشنریوں کے یہاں آنے کے پہلے ہی قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ مکمل ہو کر شایع ہو جانا اور انگلستان میں عام طور سے فروخت ہونا چاہیے - جو طریقہ ترجمہ کے لیے اختیار کیا جائے وہ میری دانست میں یہ ہے - میری رائے میں آپ کے مترجم قرآن شریف کو ترجمہ کے واسطے کئی حصوں میں پہلے تقسیم کریں - ہر حصہ کو دو دو مترجم ترجمہ کریں اور جیسے ہی وہ ترجمے تیار ہو جائیں میرے اور رفیع الدین صاحب کے مطالعہ کے لیے یہاں بھیجدئے جائیں تاکہ قبل اشاعت وہ اچھی طرح دیکھ لیے جائیں

بہت سی چھوٹے الفاظ ایسے ہوتے ہین جنکے دو مختلف معنی ہوتے ہین اور وہ دونون معانی اصل مطلب سے دور ہوجاتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ اس معاملے مین مین بہت احتیاط کرنا چاہتا ہون۔ یہ ترجمہ ایسا ہوگا کہ ہم اوسکو اپنے مخالفونکے مقابلون مین اور مباحثون مین استعمال اور پیش کرسکین گے اور اسلیے ہم لوگونکو دوہری فکر اور احتیاط سے نہایت اعلے درجے کا ترجمہ کرنا چاہیے۔ جب کل کتاب کا ترجمہ ہوجاتے میری رائے مین اوسکی اشاعت یہان (ولایت مین) ہونا بہتر ہے۔ مین کسی ٹہیکے کارخانہ مطبوعات سے اسکی طبع واشاعت کا بندوبست کرسکتا ہون۔ اور یہان یہ کام نہایت ارزانی سے ہوجاے گا۔ اسکے علاوہ آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان سے اشیاء کی آمد ورفت مین کسقدر گران محصول پڑتا ہے۔ اسصورت مین اس گران محصول سے بھی آپ محفوظ رہین گے

میرے اسقدر زور دینے کی وجہ یہ ہے کہ اندنون یہان کوئی صحیح ترجمہ انگریزی قرآن شریف کا نہین ہے۔ جو ترجمہ یہان کثرت سے مستعمل ہے وہ سیل کا ہے۔ جسکے پہلے پہل اشاعت کو سو برس سے زاید گذرے اور جسکے دیباچہ مین لکھا ہے کہ یہ کتاب (قران شریف) علانیہ جعل ہے۔ پس ایسی کتاب خواہشمندون کو کیونکر دیجا سکتی ہے

اگر واعظین اسلام قبل اختتام ترجمہ قرآن شریف یہان تشریف لاکر
وعظ فرمائین گے تو اہالی انگلستان کا شوق قران کی نسبت بہت بڑہجائیگا
اور لوگ سیل کا قران جو نہایت ارزان فروخت ہوتا ہے شوق سے
خریدین گے اور اوس کے دیباچے مین مذکورہ بالا بیان پڑہین گے
بعدہٗ اوس کے خرافات تمہیدی نوٹ ملاحظہ کرین گے اور بالآخر
اوس کے مضحکہ انگیز حواشی کا مطالعہ کرین گے جو سب کے سب اسی
غرض وغایت سے اور ایسے الفاظ و ترتیب سے لکھے گئے ہین کہ
پڑہنے والے کا دل قرآن سے پہر جائے ۔ معہذا میرا خیال بلکہ یقین واثق
ہے کہ تا وقتیکہ انگریزی ترجمہ قران ختم ہوکر شایع نہ ہوجائے ۔ واعظین
کا آنا بیکار ہوگا بلکہ بجائے فائدے کے نقصان متصور ہے ۔

جب ہمارا تیار کردہ ترجمہ ہمارے پاس موجود ہوگا تو اور صورت
اور کیفیت ہوگی ۔

مجھے خوف ہے کہ آپ خیال کرین گے کہ حیدرآباد سے
یہان واعظون کا آنا مین نہین چاہتا لیکن نہین برخلاف اسکے اون کی
شرکت اور اعانت سے نہایت خوشی ہوگی ۔ مگر مین سمجھتا ہون کہ جو کام ہم

وہ قوم و احتیاط سے ہو۔

میں یقین کرتا ہوں کہ ایک بہت بڑی تحریک اسلامی اس ملک
میں بہت جلد ہونے والی ہے۔ اور ہر شے کا انحصار اوس کے طریق آغاز
پر ہوتا ہے۔ اس وقت اسلام کی حالت یہاں مثل ایک ایسے پانی کے ہے
جو کسی چھوٹے چشمے سے پھوٹ کر بہہ رہا ہو۔ اگر اسکی راہ میں کوئی پتھر رکھدیا جاے
تو اوسکا رخ ادہر یا اودہر پھر جائیگا۔ لیکن اگر اپنی اصلی حالت پر
چھوڑ دیا جاے تو رفتہ رفتہ ایک ندی کے برابر ہو جائے گا بعدہ
ایک ایسے قومی سرحد ار دریا کے مثل ہوگا۔ اور ہر شے کو جو اوسکے
روبرو آئے گی بہا لیجائے گا۔ اسلئے ضرور ہے کہ اس معاملے میں جو
کارروائی کی جاے اوس پر خوب غور ہو لیا کرے۔ آپنے مسجد کے
بارے میں جو لکھا ہے اوس کی ضرورت ہے۔ میں نے ایک نہایت
باموقع جگہ تلاش کی ہے۔ یہ مقام لورپول کے نہایت معمور اور کثیر الآبادی
مقاموں میں ہے۔ اور قریب مرکز شہر میں واقع ہے۔
اور واقع ہو کہ لورپول دریا کے کنارے سے چھ میل تک طول
زاید از دو میل عریض ہے۔ اس میں قریب و جوار کے دیہات اور اطراف
کی آبادی جو کثرت سے روزبافزون ترقی سے ہو رہی ہے شامل
ان سب کی آبادی چھبیس برس بیئہ اور لورپول شامل ہیں۔ لورپول در

لورپول کے حصے ہین ۶ ½ لاکھ ہی۔ لیکن مجھکو دقت یہ ہے کہ جب تک مجھے ٹھیک معلوم نہ ہوجاے کہ اغلب درجہ کس قدر رقم وصول ہوجائیگی اوس وقت تک خریداری اراضی مذکور کا کوئی معاملہ نہین کرسکتا۔ یہان زمین نہایت گران ہے۔ اور میری دانست مین جب تک پانچہزار پونڈ ([illegible]) کا چندہ نہ ہوجاے یا اوس کا وعدہ نہ ہوجاے اوس وقت تک تعمیر آغاز کرنا خلاف عقلمندی ہوگا۔ یقیناً قیمت اراضی مذکور خرچ تعمیر مسجد (ایک چھوٹی مسجد) معہ مکان موذن کا مجموعہ مذکورہ بالا رقم سے کم نہ ہوگا۔ اس کے بعد مقبرے کا مسئلہ پیش نظر ہی لیکن اس کی ضرورت مسجد کی برابر نہین ہے۔ مگر ایسا بھی نہین ہے کہ اس کی ضرورت فراموش کردی جاے کیونکہ قضا و قدر سے کسیکو چارہ نہین ہی۔

ایک میگزین جاری کرنے کی جو راے آپنے دی ہے وہ نہایت عمدہ ہے۔ کچھ عرصے سے خود میرا خیال اسی جانب ہی اور اس بارے مین میرے بہت سے احباب ہندوستان اور شام سے لکھ چکے ہین لہذا مین ایک ماہوار رسالے کے اجرا کا یہ پراسپکٹس (اشتہار) تیار کررہا ہون۔ بعد اشاعت کے ایک کاپی پراسپکٹس کی آپ کے پاس بھیجدون گا۔

آخر قسطنطنیہ کی نسبت جو کچھ آپ نے لکھا اوس سے مجھکو

تعجب ہوا کیونکہ برخلاف اوسکے کہ ترکی مین اس تحریک تک کی کچھہ اطلاع نہین ہی۔ خود اعلیحضرت سلطان روم نے ہماری انجمن کو اوسکی ترقی پر مبارکباد دی ہی۔ اور جس کتاب کی ضرورت ہو اوسکو طلب کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ یہ ایسی بیش قیمت امداد ہے جسکو ہم لوگون نے فخریہ قبول کیا اسکے علاوہ ترکی اخبار ترجمان حقیقت مین ہماری انجمن کی تصریحی دلچسپ کیفیت چھپ چکی ہے۔ آپ کی عنایت وکوشش کا جو ہماری انجمن کے لیے فرمارہے ہین دوبارہ شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور خدا سے دعا ہے کہ آپکی صحت وکامیابی قایم وبرقرار رہے۔

چیند روز مین ایک نقل حضرت سلطان کے نامہ مبارک کی آپکے پاس ارسال ہوگی جو اعلیحضرت ممدوح الشان کے ایک ایڈیکانگ وذیہا پاشا کا لکھا ہوا ہے۔ درحقیقت اوس خط سے آپکو دلچسپی ہوگی۔

راقم

آپکا دوست ولیم ہنری کوئیلیم

از لورپول

حسن۔ اس خط مین واعظین حیدرآباد کی اسوقت روانگی کی نسبت جو عذر ہی وہ غالبًا صحیح اور قابل قبول ہی اور اسکے سوا واعظین کے انتخاب اور ترجمہ قران مین انجمن حمایت اسلام حیدراباد کو بہت احتیاط لازم ہی۔

ہم ذیل میں اجرتی اشتہار بجنسہ درج کرتے ہیں ۔ محمد یوسف منیجر

تاثیر نوجوانی

پیر کو کرتا ہے یہ روغن جوان

یہ روغن قوت باہ کے لئے حکم اکسیر کا رکھتا ہے جس سے پیران ہفتادہ سالہ تک کو یکساں نفع ہوا ہے اوسکے استعمال میں نہ کسی قسم کی پرہیز کی ضرورت ہے نہ آبلہ وغیرہ کا کچھ **خطرہ** رگ و پٹھہ کو حیرت بخش استحکام بخشتا ہے اور ہر قسم کے امراض نامردی کو خواہ وہ کسی سبب سے ہوں بجز خلقی اور مادر زاد ہونیکے اپنی معجز نما تاثیر سے دفع کرتا ہے اور صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے فائدہ کامل ہوتا ہے ترکیب کا کاغذ ہمراہ تیل کے ملتا ہے قیمت فی شیشی صہ محصول ۴ر اور ایک شیشی میں ایک تولہ روغن رہتا ہے ۔

دوائی عجیب یعنی کشتہ زمرد

زمرد کا کشتہ جو باجزائی مناسب تیار کیا گیا ہے چار حصہ چاول کے برابر خوراک ہوتی ہی قیمت فی خوراک عہ ر یا پانچ روز یا گیارہ روز کی خوراک میں بفضلہ فائدہ کلی ہوتا ہے **خواص آں**

براے قوات باہ اور تمام امراض متعلقہ اوسکے خواہ وہ کسی قسم کے ہوں اور سوزاک کہنہ ہو یا جدید واقع بربان ۔ مقوی دماغ و اعضاے رئیسہ و ارواح وضیق النفس و سرفہ کہنہ ہوا خشک ہو یا تر اور لاغری بدن و دق یابی سینہ میں تو حکم اکسیر کا رکھتا ہی یعنی کیسی ہی مرض پرانی ہو کر خراب ہو گئی ہو بفضلہ صحت ہو گی ۔ **اکسیر حیات** یعنی عرق نجات ۔ امراض [illegible] دماغ وصفائی خون و انواع درد [illegible] تپ بڑا یا چھوٹا تپ دق ۔ استسقا ۔ طحال ۔ آتشک سوزاک جریان سفید داغ ۔ ناسور ۔ بواسیر خونی و بادی [illegible] بخار [illegible] سے جو خشکی لاغری اور ضعف جگر وغیرہ لاحق ہوتے میں مبتلا بغیر پرہیز دفع کرتا ہے [illegible] ایکبار کو کافی ہے قیمت فی بوتل صہ محصول عہ مجرب ہے [illegible] محمد [illegible]

وتحلیل درد دمہ کے لئے عجیب چیز ہے۔ پہلے ہی روز مین ایک دو بار کے استعمال سے درد وجریان خون دفع ہوتا ہے اور تین ہفتہ مین بالفضلہ درد دمہ بالکل دفع ہو جاتے ہین اور پھر کبھی عود نہین کرتے وزن دوا ایک تولہ قیمت عمہ محصول ۴ر۔ **جہان نما**۔ اس عرق کے لگانیسے آنکھونکی روشنی تیز ہوتی ہے پھولی درد دھند سرخی چشم جملہ بیماریونکو دفع کرتا ہے قیمت عمہ محصول ۴ر وزن عرق ۶ ماشہ۔ **خضاب نایاب**۔ بے مثل رنگ ڈھنگ کا ہے نادر خضاب ہے۔ گویا کہ آمد آمد فصل شباب ہے۔ جیسے کہ عوام مین خضاب سے دقتین واقع ہوتی ہین ہر شخص پر ظاہر ہین یعنی چوتھے آٹھوین روز مہندی لگا کر باندھتے اور بعد تین گھنٹہ کے پھر وسمہ لگا کر باندھنا اسمین قریب چھ گھنٹہ کے وقت ضایع ہوتا ہے اور بال سیاہ ہونیکے سوا اور کوئی فائدہ نہین اور نقصان بہت ظاہر ہے کہ مہندی اور وسمہ کا پانی جب دماغ مین جذب ہوگا تو اوس سے سوای نقصان کے اور کوئی فائدہ نہین جیسا کہ ایام سرما مین مثل سردی وغیرہ کے جسقدر کہئے بجا ہے ناظرین سے امید ہے کہ قیمت بھیجکر طلب کرین۔ اسمین کوئی مبالغہ نہین۔ تھوڑی سی تعریف اوسکے اجزا کی ظاہر کرتا ہون۔ دافع بالخورہ۔ خارشت سر۔ ضعف دماغ علاوہ برین خوشبو مین بے نظیر مثل کیوڑہ۔ باعث درازی مو۔ مفرح دماغ۔ بالون مین سختی نہین دیتا ہے بلکہ ملایم رکھتا ہے۔ سیاہی مین بالونکو مثل اصل بالونکے کرتا ہے دوسرے روز بطور روغن چنبیلی لگانا ہوتا ہے کسی چیز سے باندھنے کی ضرورت نہین، دوسرے تیسرے روز لگا لیجئے تو بال مثل اصل بالونکے سیاہ ہونگے کوئی تمیز نہ کر سکے گا کہ یہ خضاب ہے ایک بوتل مین تین مہینے بھر یعنی ڈیڑہ پاؤ ہوتا ہے قیمت فی بوتل عیعہ علاوہ محصول نصف شیشی عہ چہارم شیشی ۱ر اس سے کم غیر ممکن ہے میرے شفاخانہ مین ہر قسم کا علاج ہوتا ہے۔ **اطلاع ضروری** واضح ہو کہ بہت سے سندی خطوط یعنی سرٹیفکٹ جو صاحبان یورپین بہادران نے میرے عمدہ علاج کے ثبوت مین عطا فرمائی ہین اور نیز ہندوستانی خطوط صحت۔ قریب ہزارہا ہو کے موجود ہین جو شاید اور کارخانون مین نہ ہونگے بجا ہے طلب فرما کر ملاحظہ ہون

میرے ادویہ سے ہزارون نے صحت پائی ہے اور بغیر سفارش بہت ملکون کے سارٹیفکیٹ ملی ہین آدہ آنہ ٹکٹ بھیجکر طلب کرین کیونکہ بعض حکیمون نے اپنی شہر کے رئیسونکی خوشامد کرکے سارٹیفکٹ بنائی ہین۔ بس میرے سرٹیفکٹ منگاکر ملاحظہ فرمائین تاکہ دہوکا نہ ہو۔ ایک طویل فہرست ادویہ کی جو اخبار مین طبع کی گنجایش نہین رکھتی اور جس سے لطف زندگی تادم مرگ انسان قایم رہتا قابل ملاحظہ ہے جو صاحب چاہین کارخانہ سے طلب کرین کیفیت ادویہ کی فہرست سے ظاہر ہوگی۔ **المشتہر** حکیم ابوالحسن نمبر ۲ شفاخانہ شہر بنارس محلہ دالمنڈی متصل نئی چوکی۔

مجرب وآزمودہ شرطیہ دوائین

امراض ذیل کی ادویہ شفاخانہ زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور جن جو ۱۸۸۲ء سے جاری ہے ملتی ہین۔ مفصل فہرست سارٹیفکٹ ٹکٹ ایکہ آنہ سے مل سکتی ہے **طلاء** جو استعمال بچپن کے نقص رگونکی رطوبت وبگاڑ کو دور کرتا ہے فی تولہ للعہ ر ضعف اعضاے رئیسہ ومعدہ۔ تاریکی چشم۔ دردسر وغیرہ جو کثرت مسکرات واقسام فواحش سے ہمی اشتہا وضعف جگر وسستی لاحق ہو دور کرتا ہے فی بوتل للعہ ر **سوزاک** نیا ہو یا پرانا علی العموم ۲۴ گھنٹہ مین اپنا اثر سوزش ریم وغیرہ کو دور کرتا ہے فی بوتل صمہ ر **ہیرائیل خوشبودار**۔ بالونکو سیاہ رکھتا ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ ریزش۔ دردسر۔ ضعف دماغ وبصر کو مٹاتا ہے فی شیشی ۱ روپیہ۔ **حب آتشک**۔ بلا منہ آنے کے ودہ سے دور کرتا ہے پھر ہوتا نہین دو ہفتہ للعہ ر **کحل الجواہر** سرمہ مقوی بصر حافظ بینائی دافع نزول ودھند وجالا خارش پانی جانا ۳ ماشہ سے۔ **عجیب الاثر سنون**۔ دانت کا ہلنا کیڑے کا لگنا بدبو میل خون جانا مسوڑونکی خرابیان ۲ تولہ عمہ۔ **حب بواسیر**۔ بادی خونی مسونکی ٹیسین قبض کو مفید دو ہفتہ عہ ر **حب ذیابطیس**۔ بار بار آنا پیشاب کا پیاس وکمزوری ولاغری کو دفع

نہ لعہ **حب قائم مقام** - افیون و چانڈو و بلا ضرور سرح نشہ چھوٹ

ے فی تولہ صہ ، **خضاب زینت شباب** چند منٹ مین تیار نگ

ذہنگ نہ باندہنے کی ضرورت - قیمت تین روپئے

روغن اعجاز - ناسور بھگندر - تالو کا سوراخ خنازیر - بد - کیڑے زخمونکے - کالی

نی - سے ایام حمل - خسرہ - چیچک کو دفع کرتا ہے ۲ تولہ عہ - رسالہ دافع آتشک

ذراک - رسالہ سفید - رسالہ بواسیر - مضرات مسکرات - رسالہ حافظ صحت عہ

۱ عہ ر ۱۰ ر ۹ ر **المشتہر** - زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت ۲ ر

درے نامی و معتبر کارخانہ عطر لکہنو

ۂ دراز سے یہہ کارخانہ ساتہہ نیکنامی و عمدگی مال و صفائی معاملات کی شہرت پذیر ہے و نیز

نا دو سرٹیفکٹ و تمغہ درجہ اول کی حاصل کی ہوئی ہے اوسکے مال عمدہ ہونیکی دلیل کافی ہے

ایک مرتبہ لطف فرماکر امتحان کیا جاوے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے بذریعہ ویلیو پیبل یا نقد قیمت آنے

میل ہو سکتی ہے علاوہ ان عطرونکے اور بہی ہین جنکی فہرست علحدہ سے طلب فرماکر ملاحظہ کرلیں

فہرست عطر درج ذیل ہے

عطر حنا فی تولہ للعہ ر سے ر عہ ر عمہ ر ۱۲ ر	عطر موتیا فی تولہ سے عہ عمہ ر ۱۲ ر	عطر کیوڑہ فی تولہ سے عہ عمہ ۱۲ ر	عطر گلاب فی تولہ عہ صہ عہ عمہ ۱۲ ر	عطر چنبیلی سرخ فی تولہ للعہ	عطر اگر فی تولہ ے
عطر مشکی فی تولہ عمہ ر ۱۲ ر	عطر مدن مان [illegible] فی تولہ ے	عطر جوہی فی تولہ عہ عمہ ۱۲ ر	عطر سہاگ فی تولہ عہ عمہ ۱۲ ر	عطر مجموعہ فی تولہ عہ عمہ ۱۲ ر	عطر وس فی تولہ عہ عمہ
عطر سہنا فی تولہ عہ عمہ	عطر حمیا فی تولہ عہ عمہ	عطر خس فی تولہ سے ر عہ	عطر مولد فی تولہ عہ عمہ	عطر اگر آبادی فی تولہ للعہ ر	عطر فتنہ فی تولہ للعہ ر سے ر عہ
عطر چنبیلی فی تولہ سے عہ عمہ	عطر روح [illegible] فی تولہ ے				

الٰہی بخش و امام الدین لکھنؤ منصور نگر